هفت روزہ

خدام الدین لاہور

بیاد

شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی

شیرانوالہ دروازہ لاہور

۱۶ شعبان المعظم ۱۴۰۴ھ

۱۸ مئی ۱۹۸۴ء

یکے از مطبوعات انجمن خدام الدین ۞ لاہور

ہدیہ ۲/ روپے

احادیث الرسول صلی اللہ علیہ وسلم

ترتیب — انتظار حسین اسعد

متعلقہ شب براۃ

عن علیؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا کانت لیلۃ النصف من شعبان فقوموا لیلھا وصوموا یومھا ان اللہ تعالیٰ ینزل فیھا لغروب الشمس الی السمآء الدنیا فیقول الا من مستغفر فاغفرلہ الا من مسترزق فارزقہ الا من مبتلی فاعافیہ الا من کذا حتی یطلع الفجر (رواہ ابن ماجہ)

ترجمہ: حضرت علیؓ سے روایت کی گئی ہے انہوں نے فرمایا، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب شعبان کی پندرھویں رات ہو۔ پس اسی رات کو قیام کرو (یعنی نماز پڑھو) اور دن کو روزہ رکھو۔ کیونکہ اس دن میں اللہ تعالےٰ کی تجلی آفتاب کے غروب ہونے کے وقت سے ہی آسمانِ دنیا پر ظاہر ہوتی ہے۔ پس فرماتا ہے۔ خبردار کوئی بخشش مانگنے والا ہے کہ اسے بخش دوں۔ خبردار کوئی رزق لینے والا ہے کہ اسے رزق دوں، خبردار کوئی مصیبت زدہ ہے کہ اسے چھوڑ دوں۔ خبردار کوئی فلاں فلاں حاجت والا ہے طلوع صبح صادق تک اللہ تعالیٰ یہی آواز دیتا رہتا ہے

عن عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنھا قالت فقدت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیلۃ فاذا ھو بالبقیع فقال اکنت تخافین ان یحیف اللہ علیک ورسولہ قلت یا رسول اللہ انی ظننت انک اتیت بعض نسائک فقال ان اللہ تعالیٰ ینزل لیلۃ النصف من شعبان الی السماء الدنیا فیغفر لاکثر من عدد شعر غنم کلب۔ (رواہ ترمذی)

ترجمہ: عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں نے ایک رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ پایا پھر ناگہاں وہ بقیع (قبرستان مدینہ منورہ) میں پائے گئے تب آپؐ نے فرمایا (اے عائشہ!) کیا تمہیں اس بات کا ڈر تھا کہ اللہ تعالےٰ اور اس کا رسول تم پر ظلم کریں گے میں نے کہا یا رسول اللہ! میں نے خیال کیا تھا کہ شاید آپؐ ازواج مطہرات میں سے کسی کے پاس تشریف لے گئے ہوں۔ تب آپؐ نے فرمایا۔ تحقیق اللہ تعالےٰ شعبان کی پندرھویں رات آسمان دنیا پر نزول فرماتا ہے پس قبیلہ کلب کی بکریوں کے بالوں کی گنتی سے بھی زیادہ کو بخشتا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ اللہ تعالےٰ ان تمام ارواح کے قبض کرنے کی تفصیل شعبان کی پندرھویں رات میں ملک الموت کو بتلا دیتے ہیں جو روح اس سال قبض کی جائے گی۔

(روح المعانی ص ۱۳)

حضرت علیؓ شعبان کی پندرھویں شب کو باہر نکل کر آسمان کی طرف بہت دیکھتے تھے اور فرماتے تھے کہ حضرت داؤد علیہ السلام اس رات میں نکل کر آسمان کو بہت دیکھتے تھے اور فرماتے تھے۔ کہ یہ وقت ایسا ہے کہ اس میں جو کوئی دعا مانگتا ہے اللہ تعالےٰ اس کی دعا قبول کرتا ہے اور جو

(باقی ۲۷ پر)

ہفت روزہ خدام الدین لاہور



جلد ۲۹ • شمارہ ۴۶

۱۶ر شعبان المعظم ۱۴۰۴ھ • ۱۸ر مئی ۱۹۸۴ء

رئیس الادارہ

شیخ التفسیر حضرۃ مولانا عبید اللہ انور

مجلس ادارت

مولانا محمد اجمل قادری

عبدالرشید انصاری

ظہیر میر ایم اے ایل ایل بی

قلمی معاون

○ زاہد الراشدی

○ نعیم آسی

○ محمد سعید الرحمٰن علوی

○ انتظار حسین اسعد

بدل اشتراک

سالانہ	ششماہی	سہ ماہی
-/۸۰	-/۴۵	-/۲۵

فی پرچہ -/۲ روپے

طابع: منہاج الدین اصلاحی مطبع شرکت پرنٹنگ پریس لاہور

ناشر: مولانا عبید اللہ انور

مقام: اندرون شیرانوالہ دروازہ، لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دونوں ایک ہی راستے پر

قرآن عزیز میں ہے :-

"منافقوں کو تو خوشخبری سنا دے کہ ان کے واسطے دردناک عذاب ہے وہ جو مسلمانوں کو چھوڑ کر کافروں کو اپنا دوست بناتے ہیں کیا ان کے ہاں سے عزت چاہتے ہیں، سو ساری عزت اللہ ہی کے قبضہ میں ہے۔

اور اللہ نے تم پر قرآن میں حکم اتارا ہے کہ جب تم اللہ کی آیتوں پر انکار اور مذاق ہوتا سنو تو ان کے ساتھ نہ بیٹھو، یہاں تک کہ کسی دوسری بات میں مشغول ہوں ورنہ تم بھی انہی جیسے ہو جاؤ گے اللہ منافقوں اور کافروں کو دوزخ میں ایک ہی جگہ اکٹھا کرنے والا ہے۔ (النساء ۱۳۹-۱۴۰)

قادیانی مرتدوں اور کافروں کے متعلق جاری ہونے والے آرڈیننس پر منفی تبصرے کرنے والے ان آیات کو سامنے رکھیں اور اپنا انجام سوچیں!

اس غوغا آرائی کی پروا کئے بغیر اپنا سفر جاری رکھیں۔ اللہ کی مدد ان کے ساتھ ہو گی۔

مجلس ذکر

ضبط و ترتیب: انصاری

اسلام نے لوگوں کے قلوب بدل کر انہیں نیکی کی طرف گامزن کر دیا

پیر طریقت حضرت مولانا عبید اللہ انور مدظلہ العالی

بزرگان محترم و معزز خواتین!

خدا کا شکر ہے کہ اللہ کے فضل و کرم سے آپ حضرات ملک کے کونے کونے سے اللہ کے ذکر کے لئے یہاں جمع ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے نام کی لذت اور شوق نصیب فرمائے۔

آج مسلمانوں کے اخلاق بہت بگڑ گئے ہیں جس کی وجہ سے اسلام آگے بڑھنے سے رُکا ہوا ہے۔ حضورؐ نے فرمایا کہ مجھے اخلاق کی تکمیل کے لئے بھیجا گیا ہے۔ حضورؐ کی بات تو اپنی جگہ پر ہے۔ آپؐ نے اپنے صحابہؓ کی تربیت بھی اسی نہج پر کی تھی۔ کہ وہ اخلاق کاملہ کے مکمل نمونہ تھے۔ حضرت عمرؓ جب بیت المقدس کی چابیاں لینے گئے تو وہاں کے لوگوں نے تورات کے حوالے سے پیشین گوئیاں کیں کہ بیت المقدس فتح کرنے والوں کی یہ نشانیاں ہوں گی۔ چنانچہ انہوں نے شرط لگائی کہ حضرت عمرؓ خود چابیاں لینے کے لئے آئیں تو ہم انہیں چابیاں دے دیں گے۔ حضرت عمرؓ جب بیت المقدس کی چابیاں لینے کے لئے گئے تو کپڑوں پر چودہ پیوند لگے ہوئے تھے۔ آپ کے ساتھ ایک خادم بھی تھا۔ ایک اونٹ تھا ایک وقت میں آپ اس پر سوار ہوتے اور دوسرے وقت میں اپنے خادم کو اس پر سوار کرتے۔ راستے میں کچھ مسلمان ملے انہوں نے کہا کہ آپ نے پھٹے پرانے اور میلے کپڑے پہنے ہوئے ہیں کپڑے تو تبدیل کر لیں۔ حضرت عمرؓ نے کہا نحن قومٌ اعزّنا اللہ بالاسلام۔ ہم وہ قوم ہیں جنہیں اسلام نے عزت دی۔ حضرت عمرؓ نے بیت المقدس کے باہر نماز پڑھی اور آج بھی وہاں مسجد عمرؓ موجود ہے۔ بیت المقدس کے اندر اس لئے نماز نہیں پڑھی۔ انہوں نے فرمایا کہ اگر میں نے نماز پڑھی تو بعد میں آنے والے لوگ کہیں گے کہ چونکہ حضرت عمرؓ نے یہاں نماز پڑھی ہے اس لئے ہم ضرور یہاں نماز پڑھیں گے حضرت عمرؓ نے انصاف کے تقاضوں کو مدنظر رکھتے ہوئے بیت المقدس کے باہر نماز پڑھی۔

بہرحال عرض یہ ہے کہ اسلام نے لوگوں کے اخلاق بدل ڈالے جو صداقت اور امانت اسلام نے پیدا کی وہ اس سے پہلے پیدا نہیں ہوئی۔ حضرت انسؓ بن مالک ایک صحابی ہیں جو حضورؐ کے دس سال تک خادم رہے اور حضرت عبدالرحمٰن بن عوف یہ دونوں بڑے صحابہ تھے یہ دونوں صحابہ کو شراب پلا رہے تھے اسی وقت شراب کی بندش کا حکم آ گیا۔ تو جس کے ہاتھ میں جام تھا اس نے وہیں توڑ دیا۔ جس کے منہ میں شراب تھی اس نے وہیں انڈیل دی، ایک عورت سے زنا سرزد ہوا۔ اس نے جب تک اپنے آپ کو سنگسار نہیں کروا لیا چین سے نہیں بیٹھی۔ یہ ہے اسلام کا انقلاب جس نے لوگوں کے قلب

(باقی پر)

خطبہ جمعہ

ضبط و ترتیب: انصاری

○ ہمارے لئے سب سے زیادہ بہترین نمونہ عمل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات ہے

○ اللہ تعالیٰ نے کائنات میں سب سے پہلے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نور کو پیدا فرمایا

جانشین شیخ التفسیر حضرت مولانا عبید اللہ انور مدظلہ العالی

خطبہ مسنونہ کے بعد فرمایا:

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم:—

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ۔

بزرگان محترم! معزز حاضرین و معزز خواتین! آج کی معروضات کا عنوان ہے کہ ہمارے لئے سب سے زیادہ بہترین نمونہ عمل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات ہے۔ حضور دنیا اور آخرت کے سب سے اعلیٰ اور ارفع انسان تھے۔ بلکہ ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ نے کائنات میں سب سے پہلے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہی نور کو پیدا فرمایا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنا ارشاد ہے اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰهُ نُوْرُہٗ یعنی سب سے پہلے اللہ نے حضور کے نور کو پیدا فرمایا۔ لیکن نبوت کے اعتبار سے آپؐ سب سے آخری نبی ہیں اس لئے آپ فخر الاولین والآخرین کہلاتے ہیں۔

حضرات محترم! حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد سے پہلے کے حالات دیکھئے آپؐ انسانوں کے ایک ایسے گروہ میں آئے جو بدترین انسانوں کا گروہ تھا۔ آج آپ جس برائی کا بھی تصور بھی کریں اس سے ہزار گنا زیادہ برائی اس دور میں تھی۔ خدا کے بندے لات و منات اور ہبل کے سامنے اپنے سر ٹیکتے تھے۔ اپنی بچیوں کو زندہ دفن کرنا عام معمول تھا۔ چوری، ڈاکہ زنی، فحاشی اور بدمعاشی کا عام چرچا تھا۔ شراب ان لوگوں کی گھٹی میں پڑی ہوئی تھی۔ غرضیکہ کون سی ایسی برائی تھی جو اس قوم میں نہ تھی لیکن قرآن ایک انقلابی کتاب ہے۔ اور حضورؐ دنیا کے سب سے بڑے انقلابی تھے۔ انہوں نے لوگوں کی زندگیوں میں ایسا انقلاب برپا کیا کہ ایک دوسرے کے دشمن ایک دوسرے کے دوست بن گئے۔ ایک ایسا نظام رائج کیا کہ معاشرہ ہر قسم کی معاشی ناہمواریوں سے پاک ہو کر ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ایک درخشندہ مثال بن گیا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عقلمندی، دانش اور حکمت کی مثالوں سے تاریخ بھری پڑی ہے حجرِ اسود کا واقعہ آپ سب جانتے ہیں۔ خانہ کعبہ کی جب دوبارہ تعمیر کی گئی تو تمام قبائل یہ چاہتے تھے کہ یہ مقدس پتھر ہمارے ہاتھوں سے ہی خانہ کعبہ میں نصب ہو لیکن یہ طے ہوا کہ کل صبح جو سب سے پہلے خانہ کعبہ میں داخل ہو تو جو فیصلہ وہ کرے اسے تسلیم کر لیا جائے۔ دوسرے دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہی سب سے پہلے خانہ کعبہ میں تشریف لائے۔ آپؐ نے ایک چادر لی اس میں حجرِ اسود کو رکھا اور تمام قبائل کو کہا کہ آپ سب چادر کو پکڑ کر

اوپر اٹھائیں۔ جب پتھر اپنے مقام کو پہنچا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مقدس ہاتھوں سے اسے نصب فرما دیا۔ اس طرح عرب قبائل ایک بہت بڑے فساد سے بچ گئے۔ دنیا کی سب سے پہلی امن کانفرنس گول میز کانفرنس ہی تھی۔ اس کا نقشہ وہیں سے لیا گیا ہے۔ اب دنیا ترقی کر گئی ہے اور چادر کی بجائے میز استعمال ہونے لگ گئی ہے ورگرنہ یہ خیال اور نقشہ حضور کی سیرت طیبہ کا ہی عملی نمونہ ہے۔

تاریخ کا ایک اور اہم واقعہ ہے جس کا تذکرہ قرآن حکیم میں ہے۔ اوس و خزرج کے قبیلے آپس میں جنگ پر آمادہ ہو گئے تھے لیکن حضورؐ کی دانشمندی نے اس اتنے بڑے فساد سے روک لیا اور بعد میں ان دونوں قبیلوں نے مل کر سارے عرب کو راہ ہدایت دکھائی۔ پھر یہی لوگ عرب سے نکل کر ساری دنیا میں پھیلے۔ محمدؒ بن قاسم بھی انہی کے ساتھ آیا۔ مشہور واقعہ ہے کہ راجہ داہر کے زمانے میں یہاں سندھ میں ان کا جہاز رکا اور ڈاکوؤں نے انہیں لوٹ لیا۔ احتجاج کرنے پر راجہ داہر کی حکومت نے کوئی نوٹس نہ لیا۔ لیکن حجاج بن یوسف جس نے قرآن پر اعراب لگوائے تھے کے حکم پر محمد بن قاسم یہاں آیا۔ یہ حجاج بن یوسف کا بھتیجا اور داماد تھا یہ ۹۲ھ کا واقعہ ہے۔ محمد بن قاسم نے اپنی جرأت ایمانی سے راجہ داہر کی لاکھوں کی تعداد میں فوج کو اپنی مختصر سی فوج کے ساتھ شکست فاش دی۔ محمد بن قاسم نے فتح کے بعد عدل و انصاف کی حکومت قائم کی۔ یہی وجہ ہے کہ اس کے جانے کے بعد لوگوں نے محمد بن قاسم کے بت بنا کر رکھے۔ کیونکہ اس نے امن اور سلامتی کی حکومت قائم کی اور اسلام تو ہے ہی سلامتی کا مذہب۔

بہرحال میں عرض کر رہا تھا کہ حضورؐ دنیا کے سب سے بہترین انسان تھے۔ آپؐ نے اپنی عمر کی ابتدا سے لے کر وفات تک زندگی اس طرح گذاری کہ آپؐ کی زندگی کا ایک ایک لمحہ ہمارے لئے نمونہ عمل ہے۔ باقاعدہ نبوّت سے پہلے بھی آپؐ نے چالیس سالہ جو زندگی گذاری وہ امانت اور صداقت کی زندگی تھی۔ آپؐ نے تجارت کی تو اس میں بھی صداقت اور دیانت کو برقرار رکھا کہ سارا عرب آپؐ کی دیانت اور صداقت کا قائل ہو گیا۔ حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ نے آپؐ سے متاثر ہو کر آپ کو شادی کا پیغام بھیجا۔ اور تجارت کے لئے اپنا غلام اور رقم دے کر آپؐ کے پاس بھیجا۔ آپؐ کے حسن اخلاق اور صداقت و امانت کی باتیں واپس آ کر جب غلام نے حضرت خدیجۃ الکبریٰ کو بتائیں تو وہ آپؐ کی اور بھی گرویدہ ہو گئیں۔ چنانچہ شادی کا پیغام بھیجا، اور حضورؐ نے اپنے چچا سے مشورہ کے بعد شادی کی دعوت قبول کر لی پھر اس کے بعد وفا کا بندھن ایسا نبھایا کہ دنیا اس کی مثال پیش کرنے سے قاصر ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی پوری زندگی امن اور آشتی کو دنیا میں رواج دینے اور پھیلانے میں صرف کر دی۔ لیکن عجیب بات ہے کہ آج مسلمان ممالک ایک دوسرے کے خلاف برسرپیکار ہیں۔ ایران اور عراق کی مثال آپ کے سامنے ہے جو دوسروں کے سمجھانے کے باوجود بھی نہیں سمجھ رہے حالانکہ قرآن کہتا ہے کہ جب تم میں آپس میں فساد ہو جائے تو فیصلے کے لئے قرآن کی طرف آؤ۔ لیکن کسی کو یہ بات سمجھ نہیں آ رہی — اصل میں یہ اغراض نفس ہے جو صحیح بات سمجھنے کی توفیق نہیں دیتا۔

بہرحال مجھے یہ عرض کرنا ہے کہ اگر دنیا میں عزّت کی زندگی گذارنا ہے تو انہیں قرآن وسنّت کی طرف آنا پڑے گا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ حسنہ کو اپنانا پڑے گا۔ کیونکہ آپؐ سے زیادہ کامل اور اکمل انسان دنیا میں پیدا ہی نہیں ہوا۔ یعنی آپؐ ایک وقت میں کمانڈر انچیف بھی ہیں، امام مسجد بھی ہیں، قاضی بھی ہیں، چیف جسٹس بھی ہیں، اور اسی وقت تاجر بھی ہیں اور مسجد نبوی اور مسجد قبا کی تعمیر میں ایک عام مزدور کی طرح حصّہ لیا ہے۔ اور جنگ خندق کے موقع پر دوسرے صحابہ کی طرح پیٹ پر پتھر باندھ کر خود خندق کھودنے میں حصّہ لیا ہے۔ دنیا میں کوئی انسان ایسا نہیں جس کے اخلاق حضورؐ سے بڑھ کر ہوں کیونکہ اِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ۔ آپ کو خلق عظیم عطا کئے گئے تھے۔

بہرحال دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ ہمیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق حسنہ کو اپنانے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور ہمیں آپ کے اسوۂ حسنہ پر مکمل طور پر عمل کرنے کی توفیق دے۔

بقیہ : مجلس ذکر

بدل ڈالے۔ اب بھی اگر اصلاح ہو گی تو ہمیں اسلام کے اخلاق کو اپنانا پڑے گا۔ ہمیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کو اپنانا پڑے گا۔

حضرت علیؓ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تھا کہ اگر کبھی قوم گمراہ ہو گئی تو اصلاح کیسے ہو گی۔ حضورؐ نے فرمایا کہ جس چیز کو چھوڑ قوم گمراہ ہوتی ہے اسے دوبارہ اپنانے سے ہو گی۔ اب بھی اصلاح اسی وقت ہو گی جب ہم قرآن کو مکمل اپنائیں گے اب شعبان شروع ہو چکا ہے یہ رمضان کا مقدمۃ الجیش ہے۔ حضورؐ نے فرمایا کہ شعبان میرا مہینہ ہے اور رمضان اللہ کا مہینہ۔ حضورؐ سب سے زیادہ روزے اسی مہینے میں رکھتے تھے۔

بہرحال دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ ہمیں قرآن پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ یہ ملک بنایا ہی اس لئے گیا تھا کہ یہاں اسلام مکمل طور پر نافذ ہو گا۔ لیکن ہم کاروں اور کوٹھیوں کے پیچھے لگ گئے ہیں۔ ہمیں حرام اور حلال کی تمیز نہیں رہی۔ خزانے تو قارون کے بھی ختم ہو گئے تھے لیکن قناعت کا خزانہ ختم نہیں ہو سکتا — اللہ تعالےٰ ہمیں اس خزانے کو اپنانے کی توفیق نصیب فرمائے۔

واخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

بقیہ : احادیث الرسولؐ صـ ۲۵ سے آگے

سورۂ اخلاص پچاس بار پڑھے اللہ تعالےٰ اس کی حاجت پوری کرے گا اور دوزخ اس پر حرام کرے گا اور جنّت عطا فرمائے گا۔

حدیث میں ہے کہ پندرھویں شعبان کو اترتے ہیں فرشتے آسمان سے ستّر لاکھ کہ وہ لکھتے ہیں اس رات کی عبادت کرنے والوں کو اور لکھتے ہیں ان کے واسطے حسنات قیامت تک کہ پورے نہیں ہوتے وہ حسنات۔ فرمائے گا ان سے اللہ تعالےٰ قیامت کے دن کہ موقوف کرو تم اے فرشتو لکھنا حسنات کا اور ہمارے بندوں کو تم بے حساب جنت میں داخل کرو اگر حسنات ہمارے بندوں کے لکھو گے بلکہ تمام ملائک زمین و آسمان کے لکھو گے تب بھی پورے نہ ہوں گے۔

(سحبان الہند حضرت مولانا احمد سعید صاحب دہلوی)

بقیہ : نفاذ اسلام۰۰۰

سادہ غذا، پہننے کے لئے سادہ لباس، رہنے کے لئے مختصر مکان، سواری کے لئے سائیکل بس کا استعمال اور بچوں کی تعلیم کے لئے عام سکولوں پر انحصار وغیرہ۔ ان اُمور کے لئے قناعت (سادگی) کا اپنانا جو کہ اسلامی شعائر میں داخل ہے بہت ضروری ہے ورنہ نفاذ اسلام کا کام بُری طرح متاثر ہو گا۔

بسلسلہ اصلاح معاشرہ
قسط ۱

نفاذ اسلام اور اصلاح معاشرہ کے بنیادی تقاضوں کے بارے میں چند تجاویز

محمد سمیع اللہ صاحب اسلام آباد

(الف) عقائد و عبادات

۱۔ اسلامی نظام کے نفاذ کے لئے آرڈیننس کے اجرا کی ضرورت۔

۲۔ ریلوے پلیٹ فارموں پر نصب شدہ لاؤڈ سپیکر سے اذان نشر کرنے کی تجویز، بعد مساجد کی تعمیر۔

۳۔ حفاظ قرآن کی سرپرستی کرنے کی سفارش۔

۴۔ قرآن پاک میں تحریف کرنے کی اسرائیلی سازش کو ناکام بنانے میں ضروری کاروائی کرنے کا مطالبہ۔

۵۔ لوک ورثہ کے فروغ کے لئے تربیتی کورسز کا اہتمام کرنے کے بجائے دعوت الی اللہ کے کورسز کا اہتمام کیا جائے۔

۶۔ امر بالمعروف و نہی عن المنکر کے کام کی اہمیت و ضرورت اور حکومت کی ذمہ داریاں۔

۷۔ خدمت خلق عاملین حکومت کا نصب العین ہونا چاہئے۔

(ب) قانون و عدل

۱۔ چادر اور چار دیواری کے تحفظ کے لئے قانون سازی کی ضرورت۔

۲۔ ناچ گانے کے کاروبار کو کالعدم قرار دیا جائے۔

۳۔ وی سی آر کی در آمد پر فوری پابندی اور ملک میں موجود تمام قانونی اور غیر قانونی وی سی آر سرکاری تحویل میں لئے جائیں۔

۴۔ کتوں کے مقابلہ حسن (ڈاگ شو) ایسی خرافات کی ممانعت کی جائے۔

۵۔ ریڈیو اور ٹی وی پر کھیلوں کی نمائش اور خواتین کی کھیلوں کی

ونشریہ کو

بند کیا جائے۔

۶۔ بیوٹی کلینکوں کو ممنوع قرار دیا جائے۔

۷۔ قادیانیوں کے بارے میں سروے کا المیہ۔

۸۔ سگرٹ نوشی کو دفاتر اور اشتہارات میں بند کرنے کی سفارش اور تمباکو کی کاشت پر پابندی لگانے کی تجویز۔

۹۔ مکمل امتناع شراب کا قانون نافذ کیا جائے۔

(ج) نظام معیشت

۱۔ بچت کی سودی سکیموں کو ذرائع ابلاغ کے ذریعہ ایک زبردست مہم کے تحت مشتہر کیا جا رہا ہے جس سے سودی نظام کو استحکام حاصل ہو رہا ہے اور بلاسودی کاروبار کی حوصلہ شکنی ہو رہی ہے۔

۲۔ انعامی بانڈز کے اشتہارات نہ صرف عریانی کے فروغ کا باعث ہیں بلکہ قمار بازی کی کھلے عام دعوت دیتے ہیں۔

۳۔ ملازمین کی تنخواہ سے انکم ٹیکس اور پراپرٹی ٹیکس کا خاتمہ یا کمی کے لئے اسلامی نقطہ نظر سے ترامیم۔

(ح) نظام تعلیم

۱۔ ایران کی حالیہ مثال کو سامنے رکھتے ہوئے نصاب کی تدوین نو کی جائے۔

۲۔ مینا بازار کے انعقاد کی آڑ میں فحش رجحان۔

۳۔ ویڈیو گیمز پر پابندی لگانے کی ضرورت جیسا کہ مغربی جرمنی سنگاپور اور سعودی عرب وغیرہ میں عائد ہے۔

۴۔ تعلیمی اداروں کے نصاب میں مسائل و احکام نماز شامل کرنے کی ضرورت۔

(خ) نظام معاشرت

۱۔ طرز تعمیر میں پردہ کے اہتمام کی ضرورت۔

۲۔ جمعہ بازاروں کے اخلاقی پہلو کا جائزہ لینے کی سفارش۔

۳۔ یوم پاکستان بجائے ۱۴ راگست کے ۲۷ ر رمضان المبارک کو منانے کی سفارش۔

۴۔ خوشی کے موقع پر تالیاں بجا کر (CLAPPing) داد تحسین کے بجائے اسلامی طریقہ کار اختیار کرنے کی ضرورت۔

۵۔ تن سازی (Body building) اور دیگر میلوں میں ستر پوشی کی جائے۔

۶۔ خواتین تنظیموں کے گیت میلے کے پروگرام جو کہ ہماری تہذیب اور روایات کے منافی ہیں ان کے بجائے درس قرآن کے حلقے قائم کرنے کی ضرورت۔

۷۔ ایر ہوسٹس کے نظام کو جاری رکھنے کا کوئی جواز نہیں۔

۸۔ نرسنگ کے پیشہ کو شرعی تقاضوں کے مطابق بنانے کی ضرورت۔

۹۔ شریعت کی حدود میں رہتے ہوئے لادینیت اور مغربیت کے بڑھتے ہوئے سیلاب کے خلاف دردمند خواتین کو عمل میں آنا چاہئے۔

۱۰۔ نظام اسلام میں موسیقی کے پروگراموں کی کوئی گنجائش نہیں۔ انہیں ممنوع قرار دیا جائے۔

۱۱۔ مجلس شوریٰ کے ہال اور سرکاری دفاتر میں انسانی تصاویر کا کوئی جواز نہیں۔

۱۲۔ شناختی کارڈ پر خواتین کو اپنی تصویر لگانے کی پابندی سے مستثنیٰ کرنے کی ضرورت۔

۱۳۔ اسلام اور باطل نظام کے تضاد کو ختم کرنے اور حکومت کے عہدہ داروں کو تابع شریعت بنانے کی ضرورت۔

۱۴۔ ملک میں عصمت فروشی کے گھناؤنے کاروبار کو ختم کرنے کے لئے اس کے ذرائع کو ختم کیا جائے۔

(ص) ذرائع ابلاغ عامہ

۱۔ ریڈیو، ٹی وی کا مکمل کنٹرول علمائے کرام پر مشتمل ایک بورڈ کے سپرد کیا جائے۔

:::::::::

۱۔ اسلامی نظام کے نفاذ کیلئے آرڈیننس کے اجراء کی ضرورت

۱۹۷۳ء کے آئین کی درج ذیل دفعہ نمبر ۲۲۷ ملاحظہ ہو جس کے تحت قوانین کا ایک متوازی نظام رہے گا۔ جس میں تھوڑی بہت اسلام کی پیوندکاری کی جائے گی۔ تاکہ وہ خلاف شریعت نہ رہیں۔

”تمام موجودہ قوانین کو قرآن پاک اور سنت میں منضبط اسلامی احکام کے عین مطابق بنایا جائے، جن کا اس حصے میں بطور اسلامی احکام حوالہ دیا گیا ہے، نیز ایسا کوئی قانون وضع نہیں کیا جائے گا جو مذکورہ احکام کے منافی ہو۔“

شرعی نظام کے نفاذ کے لئے اصولاً یہ شق ہونی چاہئے:

”شریعت اسلامیہ ملک کا قانون ہوگا۔“ تاکہ ہمارا ماخذ انگریز کے قانون (ماسوائے جزوی تبدیلی) کی بجائے قرآن و سنت ہو۔

لہٰذا یہ اشد ضروری ہے کہ صدر مملکت مندرجہ ذیل آرڈیننس جاری فرمائیں:

”تمام امور شریعت کے مطابق طے کئے جائیں گے۔ شریعت کے علاوہ ہر نظام باطل ہوگا۔“

اگر حکومت نفاذ اسلام کے بارے میں واقعی اپنے نعرے اور دعوے میں مخلص ہے تو اسے مندرجہ بالا آرڈیننس جاری کر کے اپنے اخلاص کو ثابت کرنا ہوگا ورنہ اسلامی نظام کے خواہاں یہ سمجھنے میں حق بجانب ہوں گے کہ حکومت اسلام کا نعرہ محض اپنے اقتدار کو طول دینے کے لئے لگا رہی ہے۔

وضاحت: موجودہ حکومت کی حکمت عملی تدریج پر مبنی ہے۔ لیکن تدریج کے لئے جن امور کو مدنظر رکھا گیا ہے ان کی وجہ سے عمل میں پیش رفت نہیں ہو رہی۔ ذیل میں ان امور کا جائزہ لیا جا رہا ہے۔

(الف) کوڈیفکیشن

ہمارا کوڈ اللہ کی کتاب اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے۔ ان کا ترجمہ سمجھنے کے لئے تو کیا جا سکتا ہے لیکن ترجمہ کو حتمی حیثیت نہیں دی جا سکتی۔ شریعت کے جس حصہ کا کوڈ بنے گا وہ

شریعت کے اس حصہ کو حذف (Supersede) کر دے گا۔ فیصلے قرآن وسنت کے مطابق ہونے لازم ہیں۔ ترجمہ کو قرآن وسنت نہیں کہا جاسکتا۔ ہمارے پاس الجامع اور المختصر کی شکل میں احکام کے مجموعہ جات مہیا ہیں۔ جن پر عمل کیا جاسکتا ہے۔ کوڈیفکیشن قابل عمل نہیں۔ اس عمل میں برسوں لگیں گے۔ پھر بھی کامیابی کی ضمانت نہیں۔

(ب) افراد کی کمی

غیر شرعی نظام میں شریعت کے لئے افراد کیسے تیار کیے جاسکتے ہیں۔ غیر شرعی نظام میں طاقت ان لوگوں کے پاس ہوگی جو اس نظام سے منسلک ہوں گے۔ شریعت کے لئے کام کرنے والوں کے لئے مناسب مواقع نہ ملیں گے۔

شریعت کے نفاذ کے لئے غیر شرعی نظام کا باطل ہونا لازم ہے۔

موجودہ نظام کو باطل قرار دینے سے کوئی دشواری نہیں ہوگی۔ درمیانی عرصہ کے لئے مروجہ قواعد وضوابط اور قوانین سے استفادہ جائز ہوگا۔ بشرطیکہ وہ شریعت کے مطابق ہوں۔

شریعت کو بطور قانون اور طرز معاشرت کے بالادستی حاصل ہونے کے لئے یہ ضروری ہے کہ تمام کلیدی مناصب پر فائز ایسے حکام جو اسلامی نظام کی راہ میں رکاوٹ ہیں۔ ایسے عناصر کی تطہیر کی جائے اور انہیں تبدیل کرکے ایسے حکام مقرر کئے جائیں جو اسلام کو دل وجان سے چاہتے ہوں تاکہ اسلام کی راہیں کھل سکیں۔

(ج) ترمیم

مناسب ہوگا کہ اسلام میں درج بالا دفعہ ۲۲۷ میں ضروری ترمیم کی جائے اور یہ الفاظ درج کئے جائیں کہ "پاکستان میں شریعت کے علاوہ ہر نظام باطل ہوگا اور تمام امور شریعت کے مطابق طے ہوں گے۔"

قیام نظام اسلام اس وقت ممکن ہے جب ملک کی باگ ڈور ان لوگوں کے ہاتھ میں ہو جو اسلام کو اپنی زندگیوں پر پوری طرح نافذ کرتے ہوں۔ اور اسلامی قوانین سے پوری طرح باخبر ہوں اور ان پر علم کے ساتھ عمل کرنا بھی جانتے ہوں۔ یہاں یہ واضح رہے کہ تن من دھن کی بازی لگائے بغیر اسلامی نظام نافذ نہیں ہوسکتا۔

۲۔ ریلوے پلیٹ فارموں پر نصب شدہ لاؤڈ سپیکر سے اذان نشر کرنے کی تجویز اور مساجد کی تعمیر

ملک کے بڑے بڑے شہروں کے ریلوے پلیٹ فارموں اور جنکشن ریلوے سٹیشنوں پر متعدد لاؤڈ سپیکر نصب ہیں۔ جن کے ذریعہ گاڑیوں کے اوقات اور ریلوے سے متعلقہ دیگر اہم باتوں کا اعلان کیا جاتا ہے۔

تجویز ہے کہ نماز کے وقت ان لاؤڈ سپیکروں کے ذریعہ اذان کہلوائی جائے تاکہ مسافروں کو نماز کا احساس بھی دامن گیر رہے اور اذان کہنے سے نماز کی ادائیگی میں بھی سہولت ہو۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ مومنوں کو یاددہانی، نصیحت کرتے رہو کہ یاددہانی، نصیحت سے مومنوں کو فائدہ ہوتا ہے۔ پلیٹ فارموں پر بوقت نماز اذان کہنے سے مسلمانوں کو نماز کی یاددہانی ہوتی رہے گی اور اس طرح اس اہم دینی فریضہ کی ادائیگی کا اہتمام بھی ہوسکے گا۔

لہٰذا اوقات صلوٰۃ کے ضمن میں یہ ضروری ہے کہ معینہ اوقات کے مطابق ریلوے پلیٹ فارموں سے لاؤڈ سپیکر پر اذان کہی جائے۔ مزید برآں تمام بڑے بڑے ریلوے اسٹیشنوں خصوصاً جنکشنوں اور ہوائی اڈوں پر مساجد تعمیر کروائی جائیں تاکہ اسلام کی نشانیاں ظاہر ہوں اور مسلمانوں کو نماز جیسے اہم فریضہ کی ادائیگی میں نہ صرف سہولت ہو بلکہ ترغیب کا سامان بھی مہیا ہو۔

۳۔ حفاظ قرآن کی سرپرستی کرنے کی سفارش

قرآن حکیم ہی اسلامی نظام کی اصل بنیاد ہے۔ حافظ قرآن کا مرتبہ احادیث نبوی کی رو سے بہت بلند ہے مگر ہمارے ہاں وہ حکومت کی بے اعتنائی کا شکار ہے۔ حکومت کے ایما پر ملک میں کرکٹ ہاکی وغیرہ کے کھلاڑیوں کی تربیت حوصلہ افزائی اور مالی امداد کے لئے ملکی خزانہ سے ہر سال کروڑوں

روپے خرچ کئے جاتے ہیں مگر حیرت کا مقام ہے کہ حفاظ قرآن کی حوصلہ افزائی اور مالی معاونت کے لئے حکومت نے آج تک بظاہر کچھ بھی نہیں کیا حالانکہ قرآن پاک کا حفظ کرنا آسان کام نہیں ہے کئی برس کی مسلسل محنت اور لگن کے بعد قرآن پاک حفظ ہوتا ہے۔

لہٰذا سفارش کی جاتی ہے کہ جس طرح ملک کے خزانہ سے کروڑوں روپیہ کھلاڑیوں اور دیگر فن کاروں پر مختلف صورتوں میں خرچ کیا جاتا ہے۔ اور پی ایچ ڈی کرنے پر چھ ایڈوانس (increments) یعنی پیشگی تنخواہ میں اضافے اور لینگوئج (Language) الاؤنس کے نام پر لاکھوں روپیہ سرکاری ملازموں کو عطا کیا جاتا ہے۔ اس طرح حفظ قرآن الاؤنس بھی پورے ملک میں رائج کیا جائے۔ ایسا کرنے سے حفاظ کا دائرہ وسیع تر ہوگا۔ جو غیر مسلم ممالک میں مسلم اقلیتوں کے ایک نعمت ثابت ہوں گے جہاں اکثر وبیشتر رمضان المبارک میں تراویح پڑھانے کے لئے حافظ قرآن نہیں ملتے۔

آج کے دور میں اسلام کی بقا اور عظمت مدارس کی عظمت میں ہے۔ اسلام کی ترقی مدارس کی ترقی ہے کیونکہ یہ مدارس ہی واحد ذریعہ ہیں جو اسلامی نظام کی حقیقی ترویج وترقی کا ذریعہ بن سکتے ہیں حکومت جو رقم دنیاوی تعلیم کے لئے صرف کرتی ہے اس کا ۱/۱ حصہ بھی اسلام کی اشاعت وسربلندی کے لئے صرف کرے تو اسلام خود بخود پھلتا پھولتا رہے۔ انصاف کا تقاضا ہے کہ سرکاری طور پر کم از کم دینی مدارس کے طلباء کو اتنے وظائف اور دیگر سہولتیں دی جائیں جو کہ دنیاوی علوم کے طلباء کو حاصل ہیں تاکہ مالی مشکلات سے نکل کر وہ اپنی تمام تر توجہ دین کے سیکھنے اور سکھانے پر مرکوز کرسکیں۔

۴۔ قرآن پاک میں تحریف کرنے کی اسرائیلی سازش کو ناکام بنانے میں ضروری کارروائی کرنے کا مطالبہ

قرآن مجید اللہ تعالیٰ کا کلام ہے اور یہ قیامت تک کے لوگوں کے لئے ہدایت ہے اس کی حفاظت کا وعدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔

لیکن مسلمان جہاں کہیں بھی ہوں ان کا فرض ہے کہ قرآن پاک کے علم کو زیادہ سے حاصل کریں اور ممکنہ حد تک اپنے سینہ میں محفوظ کریں۔

اور من حیث الامت مسلمانوں کا فرض ہے کہ وہ قرآن کریم میں ہونے والی ہر تحریف اور ہر سازش کے سامنے سینہ سپر ہو جائیں جہاں پاکستان میں طباعت ہونے والے قرآن پاک میں غلطیوں کا سدباب ہے اس کے لئے وزارت مذہبی امور کا فرض ہے کہ اپنی ذمہ داری پوری کرے جبکہ ایک قانون بھی موجود ہے اس پر سختی سے عمل کرایا جائے۔ اسی طرح قادیانی اور شیعہ حضرات نے قرآن مجید کے معانی ومطالب میں جو تحریف کی ہے۔ جیسا کہ ان کی تفسیرات سے ظاہر ہے اس کا بھی مناسب سدباب کیا جائے۔ جہاں تک یہودیوں کی اسلام دشمنی اور اسلام کو کمزور کرنے کی آئے دن سازش کا تعلق ہے وہ اس سے قبل بھی سازشیں کرتے رہے ہیں۔

لیکن اب اسرائیل نے ایک مذموم اور شرمناک سازش کرکے قرآن پاک میں تحریف کرکے ان کو اپنے ہم خیال ملکوں میں تقسیم کرایا ہے، مسلمانان عالم کو اس تحریف شدہ قرآن مجید سے آگاہ کرنا ضروری ہے۔

اس کے لئے حکومت سے مطالبہ کیا جاتا ہے کہ بڑے پیمانے پر احتجاج کیے جائیں اور ذرائع ابلاغ کو پوری طرح استعمال کرکے لوگوں کو ایسے تحریف شدہ قرآن پاک کے نسخے خریدنے سے منع کیا جائے۔ علاوہ ازیں سفارتی سطح پر بھی مناسب کارروائی کی جائے۔

۵۔ لوک ورثہ کے فروغ کے لئے تربیتی کورسز کا اہتمام کرنے کے بجائے دعوت الی اللہ کے کورسز کا اہتمام کیا جائے

روزنامہ "پاکستان ٹائمز" مورخہ ۱۴ر جنوری ۱۹۸۴ء کی اطلاع کے مطابق پاکستان نے علاقائی تعاون برائے شمالی ایشیا South Asian Regional Co-operation کے ممبران

جو کہ پاکستان سمیت بھارت، بنگلہ دیش، نیپال، بھوٹان، سری لنکا اور مالدیپ پر مشتمل ہے، کو لوک ورثہ کی قومی انسٹیٹیوٹ اسلام آباد National institute of folk Heritage کے تعاون سے لوک ورثہ (علاقائی ثقافت یعنی لباس، موسیقی، آرٹ، گیت، رقص وغیرہ) کے فروغ کے لئے تربیتی کورسز منعقد کرانے کی پیش کش کی ہے۔

یہ بات اگرچہ درست ہے کہ پاکستان اپنے ہمسایہ ممالک کے ساتھ بھرپور تعاون کرے مگر یہ تعاون آیات قرآنی کی روشنی وتعاونوا علی البر والتقویٰ ولا تعاونوا بالاثم والعدوان کے تحت ہو۔ پاکستان میں احیائے اسلام کی تحریک کا یہ تقاضا ہے کہ غیر شرعی اور لہو ولعب کے پروگراموں اور سیمناؤں میں نہ حصہ لے اور نہ تعاون کرے کیونکہ پاکستان اسلام کے نام پر معرض وجود میں آیا ہے۔

ہر دردمند مسلمان یہ محسوس کرتا ہے کہ ایک اسلامی مملکت کی حیثیت سے لوک ورثہ (علاقائی ثقافت یعنی لباس، موسیقی، آرٹ، گیت، رقص وغیرہ) کے فروغ کے لئے یہ پیشکش خلاف شریعت ہے۔ اس کی بجائے یہ کورسز دعوت الی اللہ کے موضوع پر منعقد کرائے جائیں۔ تاکہ ہمسایہ غیر مسلم ممالک ایک ابدی پیغام سے روشناس ہو کر اپنی آخرت کو سنوار سکیں۔

امر بالمعروف ونہی عن المنکر کے کام کی اہمیت وضرورت اور حکومت کی ذمہ داریاں

امر بالمعروف ونہی عن المنکر اور دعوت وتبلیغ کا کام نظریہ پاکستان کی حفاظت کے تحت حکومت کی دستوری ذمہ داری ہے۔ لہٰذا اشد ضروری ہے کہ حکومت اس کی اہمیت وضرورت سے آگاہ ہو کر اس کے نفاذ کو عملی جامہ پہنائے ہم فقط اپنی اصلاح کر کے اس فرض سے سبکدوش نہیں سکتے کیونکہ فرد کی ہستی ملت سے وابستہ ہے اور وہ اس کے خیر وشر میں حصہ دار ہوتا ہے۔ کہنے کو تو حکومت اپنے طور پر اصلاح معاشرہ کے لئے مفید کام کر رہی ہے۔ اور اس مقصد کے تحت اس نے اصلاح معاشرہ کے لئے اصلاحی کمیٹیاں بھی قائم کر رکھی ہیں۔ لیکن افسوس اس بات کا ہے کہ یہ اصلاحی کمیٹیاں بھی قائم کر رکھی ہیں۔ لیکن افسوس اس بات کا ہے کہ یہ اصلاحی کمیٹیاں کاغذی کارروائی تک محدود ہیں۔ عملی طور پر ان کی کوئی کارکردگی آج تک منظر عام پر نہیں آسکی۔ دریں حالات حکومت کو یہ باور کروانے کی ضرورت ہے کہ ذرائع ابلاغ (جو کہ نئی نسل کا اخلاق وکردار بگاڑنے میں غیر شعوری طور پر اہم رول ادا کر رہے ہیں) کی اصلاح اور احکام اسلام کے نفاذ کے بغیر اصلاح معاشرہ ممکن نہیں۔

اسی طرح خاتمہ سود کے بغیر ظلم، استحصال اور افلاس میں کمی ممکن نہیں۔

جہاں تک اسلامی قوانین کے نفاذ کا تعلق ہے تضاد یہ ہے کہ اس وقت ملک میں ایک سے زائد قوانین نافذ ہیں۔ جب تک ملک کے تمام قوانین کو مکمل طور پر اسلام کے سانچے میں نہیں ڈھالا جاتا نہ موجودہ معاشرے کی اصلاح ممکن ہے نہ فحاشی اور جرائم کی روک تھام ممکن ہے اور نہ ہی ناانصافی، مقدمہ بازی اور رشوت ستانی میں کمی ہو سکتی ہے۔ ہمارے قومی کردار کا ایک تضاد یہ بھی ہے کہ ہم وہ کرتے نہیں جو کہتے ہیں اور ہر شعبہ زندگی میں یہ منافقت ہمارے معاشرے کو گھن کی طرح کھا رہی ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مندرجہ ذیل حدیث ہمارے لئے لمحہ فکریہ ہے:

"لوگو! اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتے رہو مبادا وہ وقت آ جائے کہ تم دعا مانگو اور قبول نہ ہو۔ تم سوال کرو اور سوال کرو اور سوال پورا نہ کیا جائے تم اپنے دشمنوں کے خلاف مجھ سے مدد چاہو اور میں تمہاری مدد نہ کروں۔" (ابن ماجہ)

مندرجہ بالا حدیث میں اس بات کا حکم ہے کہ برائی کو حتی الوسع روکا جائے اور نیکی کی ترویج کی جائے۔ آج جس دور سے ہم گذر رہے ہیں

اس میں تو اس فریضہ کی ادائیگی کا کام اور بھی ضروری ہو گیا ہے۔ کیونکہ قدم قدم پر معصیت اور برائیوں کی یلغار ہے۔ اس کی بنیادی وجہ یہی ہے کہ ہم اللہ اور رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کے بتائے ہوئے اصول "امر بالمعروف ونہی عن المنکر" کی اہمیت سے غافل ہیں۔ اور جب تک ہم اس کی اہمیت سے غفلت برتیں گے ہم ملک سے منکرات کا خاتمہ نہیں کر سکتے۔

لہٰذا یہ ضروری معلوم ہوتا ہے کہ منکرات کے خاتمہ کا کام محتسب اعلیٰ کے محکمہ کے دائرہ کار کو بڑھا کر اس کے سپرد کیا جائے۔

۷۔ خدمت خلق عاملین حکومت کا نصب العین ہونا چاہیئے

اسلام کا ہم پر یہ بڑا احسان ہے کہ وہ ہمارے تمام کاموں کو عبادات بنانا چاہتا ہے۔ اسلام کے متعلق یہ سمجھنا کہ صرف مسجد میں محدود ہے صحیح نہیں۔ جس طرح مسجد میں نماز پڑھنا عبادت ہے اس طرح دفتر میں خلوص نیت سے حکومت کے کسی کام کو انجام دینا بھی عبادت ہے۔ ایک مسلمان اسلامی حکومت کا عامل ہو کر اپنی دیانت اور امانت کو قائم رکھ کر ہر وقت عبادت میں رہ سکتا ہے۔ بشرطیکہ اس کی نیت میں اخلاص ہو۔

قرآنی آیات واذا حکمتم بین الناس ان تحکموا بالعدل کے تحت رئیس حکومت اور وزراء سے لے کر کلرکوں اور سپاہیوں تک ہر ایک کو اپنے اپنے دائرہ میں انصاف پر کاربند ہونا چاہیئے اور یہ نہ سمجھنا چاہیئے کہ انصاف صرف حاکموں ججوں مجسٹریٹوں کو کرنا چاہیئے بلکہ ہر ملازم حکومت کو اپنے دائرہ میں انصاف کا پابند ہونا چاہیئے۔ اس سے حکومت کی نیک نامی بلکہ قیام اور بقا منحصر ہے۔ دولتمندوں کی دولت مندی۔ طاقت والوں کی طاقت کوئی چیز اسلامی حکومت کے عاملین کو انصاف کی حد سے باہر نہ لائے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی خلافت کی پہلی تقریر میں فرمایا تھا کہ "تم میں سے قوی میرے نزدیک ضعیف ہے جب تک اس سے حق نہ لے لیا جائے اور تم میں سے ضعیف میرے نزدیک قوی ہے جب تک اس کا حق اس کو نہ دلایا جائے۔"

ملازمین حکومت کو یہ بات باور کروانے کی ضرورت ہے کہ راحت کثرت آمدنی میں نہیں بلکہ قناعت اور قلت مصارف میں ہے۔ تنخواہ کی ترقی عموماً اضافہ مصارف کی موجب ہوتی ہے۔ اہل وعیال کی بجائے یہ روپیہ فیشن پرستی پر خرچ ہو جاتا ہے۔ اس لئے آمدنی میں اضافہ، کار کے حصول، کوٹھی کی تعمیر وغیرہ کو تسکین وراحت کا معیار ہرگز قرار نہیں دیا جا سکتا۔ تسکین وراحت اور اطمینان کی اصل اور بنیادی چیزیں صحیح نیت، دیانت اور عبادت سمجھ کر کام انجام دینا ہے۔ قرآن مجید کا ارشاد ہے۔

الا بذکر اللہ تطمئن القلوب

پر عمل ہماری حقیقی راحت کا ضامن ہے۔

دوسرے مذاہب کے برعکس اسلام میں عبادت صرف نماز روزہ ہی نہیں بلکہ اللہ ہی کی رضاجوئی کے لئے جملہ خدمات کو انجام دینا عبادت ہے۔ اسلام تو مسلمانوں کو ہر وقت عبادت کے اندر ہی رکھنا چاہتا ہے۔ اس دین سے زیادہ محبوب ومحترم کونسا دین ہو سکتا ہے۔ جو اپنے پیرؤوں کی پوری زندگی کو عبادت گزار زندگی بنانا چاہتا ہے۔ اور اپنے پاس ان کی زندگی کے سارے مسائل کے لئے قابل ہدایت روشنی رکھتا ہو۔

عمال حکومت کا فرض ہے کہ وہ اپنے کردار، اخلاق، احساس ذمہ داری، دیانت اور خدمت کے جذبہ کے ساتھ اس ملک کو اسلام کا مضبوط ترین قلعہ بنا دیں تاکہ یہاں سے دین کی شعاعیں اور حکام اور عمال کے نیک کردار اور حسن اخلاق کے اثرات قرب وجوار کے ممالک میں انسانیت کی بھلائی کے لئے پھیل جائیں۔

عوام کا یہ مطالبہ جائز ہے کہ عاملین حکومت کے اندر عوام کی خدمت کے جذبہ کو ابھارنے کے لئے عملی اقدامات کئے جائیں۔ جیسے کھانے کے لئے

(باقی ص پر)

فتح مکہ

عزیز الرحمان خورشید بھیروی

ایک پُرامن انقلاب کا پیش خیمہ

۲۰ رمضان سنہ ۸ھ فتح مکہ کا دن ہے یہ واقعہ بھی تاریخ کے ان واقعات میں میں سے ایک ہے جس پر اہلِ اسلام کو فخر ہے۔ اس کے حالات آبِ زر سے لکھنے کے قابل ہیں۔ بے رحم کفار عرب جو کل تک امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کو مختلف قسم کی اذیتیں اور تکلیفیں دینے کی قسم کھا رہے تھے آج وہ خود اسیروں کی شکل میں حضورؐ کے سامنے کھڑے ہیں اور اپنے کئے ہوئے مظالم کے پیشِ نظر انجام کو سوچ رہے ہیں لیکن یکایک رحمت عالمؐ کی پیاری اور شیریں زبان سے وہی جملے قریش مکہ کے حق میں نکلتے ہیں جو سیدنا یوسفؑ نے افشائے راز کے بعد اپنے بھائیوں سے کہے تھے کہ "جاؤ آج تم پر کوئی الزام نہیں تم سے کوئی بدلہ نہیں لیا جائے گا۔ تم سب آزاد ہو"

ذوالقعدہ سنہ ۶ھ میں ایک خواب کی بنا پر حضور علیہ السلام چودہ سو صحابہؓ کو ساتھ لے کر بغیر اسلحہ کے عمرہ کی غرض سے مکہ مکرمہ کی طرف تشریف لے جاتے ہیں۔ قریش مکہ کو آپؐ کی تشریف آوری کا علم ہو جاتا ہے۔ وہ مکہ سے چند میل دُور حدیبیہ کے مقام پر آپؐ کو آکر روک دیتے ہیں درحقیقت کسی مفسد نے قریش کے کان میں یہ بات ڈال دی تھی کہ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مع اپنے ساتھیوں کے جنگ کی غرض سے آ رہے ہیں۔ آپؐ نے اس خبر کی تردید کرتے ہوئے صاف فرمایا "میں عمرہ کے لیے آیا ہوں، طواف کعبہ کرکے واپس چلا جاؤں گا، میرا مقصد لڑائی بالکل نہیں۔ تم دیکھتے نہیں کہ ہم بغیر اسلحہ کے ہیں، اگر لڑائی کی خاطر آتے تو مسلح ہوکر آتے۔ لیکن قریش نے آپ کی ایک نہ سُنی اور صاف کہہ دیا کہ ہم کسی صورت میں آپ کو طواف کعبہ کی اجازت نہیں دیں گے حضرت عثمانؓ ذوالنورین کے کچھ رشتہ دار عزیز وغیرہ مکہ میں تھے۔ آپؐ نے حضرت عثمانؓ کو حکم دیا کہ وہ مکہ جائیں اور قریشِ مکہ کو صورتحال سے آگاہ کریں کہ ہمارا ارادہ سوائے عمرہ کے اور کچھ نہیں۔ اس پر بھی کفار نہ مانے آخر یہ کہا کہ اب واپس چلے جاؤ۔ اگلے سال بغیر اسلحہ کے آ جانا۔ اور تین دن قیام کرکے واپس چلے جانا۔ اس کے علاوہ حدیبیہ کے مقام پر ہی حضور علیہ السلام اور کفار کے درمیان ایک معاہدہ ہُوا جو صلح حدیبیہ کے نام سے احادیث اور تواریخ کی کتابوں میں موجود ہے اس کی متعدد شرطیں تھیں منجملہ ان کے ایک شرط یہ بھی تھی کہ جو کافر مسلمان ہو جائے اسے حضورؐ کفار کے پاس بھیج دیں جو مسلمان (نعوذ باللہ) مرتد ہو جائے اسے قریشِ مکہ واپس نہیں کریں گے۔ آپؐ نے یہ شرط بھی منظور فرمالی۔ صحابہ کرامؓ بڑے ملول ہوئے حضرت عمرؓ سے تو نہ رہا گیا۔ دربار رسالت میں صاف عرض کی کہ یارسول اللہؐ جب آپ رسولِ برحق ہیں، دین ہمارا سچا ہے تو پھر دب کر صلح کرنے کی وجہ سمجھ میں نہیں آتی آپؐ نے فرمایا "میں اللہ کا رسول ہوں میں جو کچھ کر رہا ہوں درست کر رہا ہوں" صحابہؓ خاموش ہو گئے۔ حضورؐ نے بمعہ صحابہ کرام احرام کھول دیئے اور واپس مدینہ چلے گئے۔ راستہ میں سورۂ فتح نازل ہوئی۔ "ہم نے آپ کو کھلی کھلی فتح عطا کی" صحابہؓ کی سمجھ میں یہ بات نہیں آ رہی تھی لیکن اللہ اور رسولؐ کے حکم کے سامنے خاموش تھے۔ اس سے پہلے مسلمانوں کا کفار سے میل ملاپ مشکل تھا اب وہ راستے کھل گئے تبلیغ کے مواقع نکل آئے۔ مکہ سے ایک آدمی مسلمان ہوکر مدینہ پہنچا حضورؐ نے حسبِ عہد اسے واپس کر دیا۔

وہ بجائے مکہ کے، ساحل سمندر کی طرف چلا گیا اور ایک جگہ ڈیرے ڈال دیئے دوسرا مسلمان ہُوا وہ بھی وہاں پہنچ گیا۔ آہستہ آہستہ ان کی ایک جمعیت ہوگئی۔ لیکن حضور علیہ السلام پر اعتراض کرنے کا کسی کو حق نہ تھا اس معاہدہ میں قبائل عرب کو بھی آزادی دی گئی تھی کہ جو قبیلہ جس کا چاہے، ساتھ دے۔ بنو خزاعہ مسلمانوں کا حلیف بن گیا اور بنو بکر نے کفار مکہ کے ساتھ اپنا تعلق جوڑ لیا۔ صلح حدیبیہ کے قریباً ڈیڑھ سال بعد بنو خزاعہ اور بنو بکر کے درمیان پرانی عداوتیں ابھر آئیں بنو بکر نے بنو خزاعہ پر اچانک حملہ کر دیا معاہدہ کی خلاف ورزی کرتے ہوئے قریش مکہ کے بعض ذمہ دار افراد نے اس حملہ میں بنو بکر کا ساتھ دیا۔ عمرو بن سالم رئیس قبیلہ ایک وفد لیکر حضور علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہُوا۔ اور تمام واقعات سے آپ کو آگاہ کیا آپ نے جواب دیا۔ خدا کی قسم جس چیز کو میں اپنی ذات سے روکوں گا تمہیں بھی اس سے محفوظ رکھوں گا۔" قریش مکہ کو جب وفد کے متعلق معلوم ہُوا تو بہت ہی نادم ہوئے اب حضور علیہ السلام کے غصہ کو دور کرنے کے لیے انہوں نے ابوسفیان کو مدینہ منورہ آپ کی خدمت میں بھیجا۔ ابوسفیان سب سے پہلے مدینہ میں اپنی لڑکی ام المومنین حضرت ام حبیبہؓ کے گھر پہنچے۔ ام حبیبہ کے گھر آنحضرت کا بستر بچھا ہوا تھا اسں پر بیٹھنے لگے تو ام المومنین نے فوراً بستر لپیٹ دیا باپ یہ بات دیکھ کر حیران ہوگیا، وجہ دریافت کی تو ام حبیبہؓ نے جواب دیا کہ یہ بستر پیغمبر اسلام کا ہے۔ ابوسفیان نے کہا تو پھر کیا ہُوا؟ ام حبیبہؓ نے جواب دیا کہ نبی کے بستر پر مشرک کو بیٹھنے کی اجازت نہیں ہے۔ وہاں سے سیدھے ابوسفیان دربار نبوی میں حاضر ہوئے اور جاتے ہی معاہدہ کی توثیق کے سلسلہ میں گفتگو شروع کر دی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ معاہدہ کی توثیق کی ضرورت کیوں پیش آئی؟ کیا کوئی نیا واقعہ پیش آگیا ہے؟ ابوسفیان نے کہا کہ نہیں یونہی توثیق ہو جائے تو بہتر ہے آپؐ نے فرمایا فکر نہ کرو ہم اپنے عہد پر قائم ہیں نبی اپنے کیے ہوئے معاہدہ کی خلاف ورزی کرے یہ ناممکن ہے۔"

ابوسفیان کے دل میں چور تھا اسے اطمینان نہ ہُوا۔ اور سیدنا ابوبکرؓ عمرؓ اور علیؓ سے ملا اور اپنا مقصد ظاہر کیا سب نے وہی جواب دیا جو حضور نے دیا تھا۔ اس کے بعد حضور علیہ السلام نے حضرت ابوبکرؓ کو مکمل صورت حال سے آگاہ کیا حضرت صدیقؓ نے عرض کیا کہ قریش کے اور ہمارے درمیان تو معاہدہ ہے۔ تو آپ نے فرمایا کہ قریش نے خود نقضِ عہد کیا ہے کہ ہمارے حلیف پر ان کے حلیف نے حملہ کیا اور اسں میں قریش کے سرکردہ افراد بھی تھے لہٰذا معاہدہ خود ٹوٹا ہے اور اب ابوسفیان نے اپنی خفت کو مٹانے کے لیے تجدید عہد کا بہانہ کر دیا ہے۔

اس کے بعد آپ نے اعلان عام کر دیا کہ جو شخص خدا اور اس کے رسول کا مطیع ہے وہ رمضان تک مدینہ پہنچ جائے یہ اعلان سنتے ہی شمع نبوت کے پروانے جوق در جوق مدینہ منورہ حاضر ہوتے شروع ہو گئے آپ اس موقع پر دو باتیں چاہتے تھے (۱) اس تیاری کا قریش کو علم نہ ہو (۲) مکہ میں جنگ و قتال نہ ہو بلکہ قریش مرعوب ہوکر مطیع ہو جائیں۔

رمضان المبارک سنہ ۸ھ کی ابتدائی تاریخوں میں آپ نے دس ہزار جاں نثاروں کے ہمراہ مکہ کی جانب کوچ کیا۔ آپ جب قدید اور عسفان کے درمیان پہنچے تو آپ نے دیکھا کہ بعض صحابہ کی حالت روزے کی وجہ سے دگرگوں ہو رہی ہے۔ رحمتِ عالم نے پانی طلب فرمایا اور ایک اونچی جگہ پر کھڑے ہوکر نوش فرمایا تاکہ فرزندان اسلام دیکھ لیں کہ سفر اور پھر جہاد میں افطار کی اجازت ہے۔ ارشاد باری ہے، پس تم میں سے جو کوئی بیمار ہو یا سفر میں ہو۔ پورے کرے وہ روزے دوسرے دنوں میں۔ (البقرہ) یعنی بیمار تندرست ہو جائے یا مسافر گھر آ جائے تو جتنے روزے اس سفر یا بیماری کی وجہ سے نہیں رکھ سکا ان کو قضا کرے۔ اسی مبارک سفر میں آپؐ کے چچا حضرت عباسؓ نے اپنے اسلام کا اعلان فرمایا۔

اسلامی لشکر جب مکہ کے قریب پہنچا تو ابوسفیان ایک گھاٹی میں چھپ کر مسلمانوں کے لشکر کا اندازہ کر رہا تھا مجاہدین نے گرفتار کرکے آنحضرت کی خدمت میں پیش کیا، اب ابوسفیان کا خیال تھا کہ میں نے ساری زندگی مسلمانوں کو ستانے میں گزاری ہے آج میری گردن اڑا دی جائے گی لیکن دربار نبوی میں جاکر اس نے اور ہی تماشا دیکھا کہ اس جانی دشمن پر اسی شفقت د

محبت کے پیکر نے ایک نگاہِ کرم ڈالی اور آزاد فرمایا آپ کا یہ کریمانہ برتاؤ دیکھ کر ابوسفیان فوراً مسلمان ہوگئے۔ رضی اللہ عنہ۔

اس کے بعد رحمتِ عالم نے ابوسفیان کو حضرتِ عباسؓ کے ہمراہ روانہ کیا تاکہ لشکرِ اسلام کی طاقت اور شوکت کا اندازہ کریں دونوں حضرات پہاڑی پر کھڑے ہوکر مجاہدینِ اسلام کے دستوں کو دیکھ رہے تھے۔

مجاہدین اسلام اپنے اپنے قبائل کے پرچم اٹھائے مکہ کی جانب بڑھ رہے تھے۔ درمیان میں قبیلہ انصار کا ایک لشکر جس کا پرچم حضرت سعد بن عبادہ کے پاس تھا گذرا انہوں نے جوش میں آکر حضرت ابوسفیان سے کہا کہ آج جنگ کا دن ہے۔ یہ سن کر حضرت ابوسفیان نے حضرت عباس سے فرمایا کہ "اے عباس جنگ مبارک ہو" آخر میں ایک چھوٹی سی جماعت جس کا پرچم حضرت زبیرؓ کے پاس تھا" کے ساتھ قافلہ سالار گذرے۔ حضرت ابوسفیان نے جب میرِ کارواں کو دیکھا تو خوش ہوئے اور اللہ اکبر کا نعرہ بلند کیا۔ اور حضور علیہ السلام سے اپنے اور حضرت سعدؓ کے درمیان ہونے والے مکالمہ کا ذکر کیا آپ نے فرمایا کہ سعدؓ نے ٹھیک نہیں کہا بلکہ اللہ آج کعبہ کو عظمت دے گا آج کعبہ پر غلاف چڑھایا جائیگا۔

اس کے بعد آپؐ نے حضرت سعدؓ سے پرچم لے کر ان کے بیٹے کے حوالے کر دیا۔

آپؐ جب مکہ میں داخل ہونے لگے تو مجاہدین کو حکم دیا کہ تمہارے لیے ان احکامات کی پابندی ضروری ہے (۱) جو شخص ہتھیار پھینک دے یا (۲) کعبہ کے اندر داخل ہو جائے یا (۳) اپنے گھر کا دروازہ بند کرکے اندر بیٹھ جائے یا (۴) ابوسفیان کے گھر میں داخل ہو جائے یا (۵) حکیم بن حزام کے گھر داخل ہو جائے یا (۶) بھاگ جائے یا (۷) قیدی ہو جائے یا (۸) زخمی ہو ایسے لوگوں کو قتل نہ کریں۔ دوسری صبح آپؐ نے اپنی فوج کے دستوں کو مختلف راستوں سے مکہ میں داخل کیا۔ آپ خود اپنے دستہ کے ہمراہ مکہ کے بلند حصہ میں داخل ہوئے اور حضرت خالد کو حکم دیا کہ وہ زیریں حصہ سے داخل ہوں۔ شہر میں داخلہ کے وقت تمام دستے پُرامن طریق سے داخل ہوگئے صرف حضرت خالدؓ کو معمولی سا مقابلہ کرنا پڑا جس میں کفار بھاگ گئے۔ محسن کائنات جب شہر میں داخل ہوئے تو آپ کے عَلم کا رنگ سفید اور سیاہ تھا سر پر مِغْفَرْ "خود" اور اس کے اوپر سیاہ عمامہ تھا۔ اونٹنی پر اس وضع سے تشریف فرما تھے کہ چہرہ مبارک اس کی پیٹھ پر گرا ہوا تھا۔ سورۂ فتح کی تلاوت بآواز بلند فرما رہے تھے۔ مکہ میں داخل ہوکر سب سے پہلے بیت اللہ تشریف لے گئے اور تمام تصاویر جو کعبہ کے در و دیوار پر تھیں، ان کو چھڑی سے گراتے جاتے اور اس وقت یہ آیت آپ کی زبان پر تھی۔ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا۔ (ترجمہ) حق آگیا اور باطل مٹ گیا بیشک باطل مٹنے والا ہے۔ جو بُت اونچے تھے ان کے متعلق آپ نے اپنے نواسے حضرت علی بن العاصؓ کو حکم دیا کہ وہ میرے کندھے پر سوار ہو کر ان کو گرائیں۔

جب بیت اللہ سے تمام بتوں کو … کر چکے تو آپ نے طواف کیا اور بلند آواز سے تکبیریں کہتے رہے پھر دو نفل مصلّیٰ ابراہیمی پر ادا کئے یہ دو نفل ہر طواف کرنے والے کے لیے واجب ہیں۔

نماز نفل سے فارغ ہوکر حضرت علیؓ نے عرض کیا کہ بیت اللہ کی چابی ہمیں دے دیں۔ حضرت علیؓ نے متعدد بار عرض کیا لیکن کوئی جواب نہ ملا بلکہ بار بار آنحضرتؐ عثمان بن طلحہؓ کو بلاتے رہے جب عثمانؓ حاضر ہوئے تو آپ نے فرمایا کہ عثمان یہ چابی لو آج بھلائی اور وفائے عہد کا دن ہے۔" سبحان اللہ یہ پیغمبر اسلام کا ہی اخلاق تھا ورنہ یہی عثمان تھا جس کو آپؐ نے نبوت کے ابتدائی ایام میں ایک دفعہ بیت اللہ کھولنے کو کہا تو اس نے انکار کر دیا۔ انکار سن کر آپ نے فرمایا کہ عثمان یہ چابی ایک دن میرے قبضہ میں ہوگی اور میں جس کو چاہوں گا دوں گا۔ اس نے عرض کیا کہ کیا اس وقت قریش کے سب مرد ذلیل و تباہ ہو جائیں گے۔ آپؐ نے فرمایا۔ نہیں بلکہ اس دن اور زیادہ بلند ہوں گے۔" اس موقعہ پر کفار مکہ کے لیے جہاں اور باتیں حیران کن تھیں وہاں ایک یہ بات بھی تھی کہ مسلمانوں نے اس عظیم فتح پر کوئی جشن کیا نہ باجے بجائے بلکہ وضو کرکے خدا کے حضور سجدۂ شکر ادا کرنے کے لیے بیتاب نظر آ رہے تھے اس موقع پر بعض لوگوں کا خیال تھا کہ آج بیت اللہ شریف میں وہ شخص آذان دے جو خوش گو، خوب رُو اور اعلیٰ نسب والا ہوگا لیکن خاتم النبیینؐ اس پر مصر تھے کہ

آج بھی آذان وہی موذن دے گا جو پہلے دیتا تھا۔ یعنی سیّدنا بلال حبشی موذن رسولؐ ہاشمی اور پھر حضرت بلالؓ نے آذان دی۔

اس موقع پر حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے ایک بڑا ہی اہم خطبہ دیا جس میں حسب و نسب، رنگ و نسل پر فخر کرنے والے لوگوں کے لیے سبق ہے اور اس موقع پر ہی قرآن عزیز کی آیت جس کا ترجمہ یہ ہے نازل ہوئی " اے بنی نوعِ انسان ہم نے تم کو ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا ہے اور قبائل اور کنبے آپس کے تعارف کے لے بنائے ہیں۔ اللہ کے نزدیک برگزیدہ وہی ہے جو متقی ہوگا (پ ۲۶ سورہ حجرات)

جب آپؐ نماز سے فارغ ہوئے تو سرداران مکہ اور دوسرے لوگ جمع تھے اور اپنے انجام کے منتظر تھے حضورؐ نے ان کی طرف توجہ فرمائی اور فرمایا کہ جاؤ آج کے دن تم سب آزاد ہو تم پر کوئی مواخذہ نہیں۔ اس موقع پر امیر معاویہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابوبکر کے والد ابو قحافہؓ اور دوسرے متعدد لوگ مشرف با اسلام ہوئے رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ، کفار حضور علیہ السلام کے اخلاق کریمانہ سے اس قدر متاثر ہوئے کہ جوق در جوق اسلام کی طرف آ رہے تھے اس موقع پر حضور علیہ السلام کوہ صفا پر تشریف فرما تھے اور حضرت عمرؓ بیعت کرنے والوں کو ایک ایک کرکے خدمت میں پیش کرتے تھے۔ بیعت کرنے والے مردوں کو شرک، جوا، زنا، شراب، جھوٹ، جھوٹا الزام اور اس قسم کی دوسری برائیوں سے پرہیز کرنے کی تلقین فرماتے اور بیعت کرنے والی عورتوں کو فرمایا کہ کسی کے سوگ میں منہ نہ نوچیں گریبان چاک نہ کریں اور منہ پر طمانچے نہ ماریں۔

اس موقع پر آپؐ نے جن لوگوں کو معاف کیا ان میں حضرت ابوسفیانؓ کی بیوی ہندہ جس نے سیدالشہداء حضرت امیر حمزہؓ کا کلیجہ چبایا تھا اور وحشی جس نے حضرت امیر حمزہؓ کی نعش کی بے حرمتی کی تھی اور دوسرے سرداران قریش مکہ تھے فتح مکہ کے موقع پر مسلمانوں نے جو کردار ادا کیا اس سے صاف عیاں ہے کہ تلوار سے نہیں بلکہ اخلاق سے فتح ہوا جب فتح مکمل ہوگئی تو مختلف قبائل جو قریش مکہ کے ڈر کی وجہ سے اسلام میں داخل نہیں ہو رہے تھے وہ جوق درجوق اسلام میں داخل ہونے لگے اس طرح اِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ کی عملی تفسیر سامنے آگئی فتح مکہ کے بعد پیغمبر اسلام نے ایک نہایت اہم خطبہ دیا۔ آپؐ نے فرمایا۔ اے قریش! آج کے دن کسی عربی کو عجمی پر اور کسی عجمی کو عربی پر، کسی کالے کو گورے پر اور کسی گورے کو کالے پر کوئی فضیلت نہیں۔ مگر جو شخص پرہیزگار ہو اور پھر قرآن کی آیت اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّاُنْثٰى تلاوت فرمائی۔

مسلم اور غیر مسلم ایک دوسرے کے وارث نہیں ہو سکتے۔ معاملات اور قضایا میں مدعی کے ذمہ گواہ پیش کرنا اور گواہوں کی عدم موجودگی میں مدعا علیہ کے ذمہ حلف اٹھانا ہے۔

کسی عورت کے لیے تین دن کا سفر بغیر محرم کے درست نہیں۔

صبح اور عصر کے بعد کوئی نفل نماز نہیں

عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ کے دن روزہ جائز نہیں۔

قیامت میں سب سے پہلے نماز کا سوال ہوگا۔ (حدیث)

بقیہ: تعارف و تبصرہ

دریا کو کوزہ میں گویا بند کر دیا ہے۔ یہ کتاب مصر میں ۱۹۴۸ء میں طبع ہوئی اور اس کی بیحد پذیرائی ہوئی۔ خطبہ کتاب کے علاوہ ماہیت علم و فقہ، نیّت، اختیار علم، تعظیم علم، کوشش و محنت اور باقاعدگی، سبق کی ابتدا اور ترتیب، توکل، وقت، تحصیل علم، شفقت و نصیحت، استفادہ، ورع کے ساتھ ساتھ ان چیزوں کی نشاندہی کی گئی ہے جو حفظ و نسیان کا باعث بنتی ہیں۔ اور اسی طرح ان چیزوں کا ذکر ہے جو عمر کی کمی بیشی اور رزق کے ملنے نہ ملنے کا باعث ہوتی ہیں، اساتذہ اور طلبہ کے لئے نہایت بیش قیمت رسالہ ہے اس کا اردو ترجمہ وقت کی ازحد ضرورت ہے۔

مکتبہ صدیقیہ سبزی منڈی حضرو ضلع اٹک نے اپنی مختصر عمر میں بعض نہایت بیش قیمت چیزیں چھاپیں یہ رسالہ ان کے حسنات میں بہت بڑا اضافہ ہے —— امید کہ اہل دل اس کی قدر کریں گے۔

سالہا سال تک سرگودھا میں علمی و دینی خدمت انجام دینے والے بزرگ مولانا محمد نواز ملتانی رحمۃ اللہ تعالےٰ کے سانحہ ارتحال پر عزیزی زاہد منیر خان عامر سلمہٗ کا مختصر تاثراتی مضمون پیش خدمت ہے ـــــ ہم مولانا کے لواحقین کے غم میں برابر کے شریک ہیں۔ (ادارہ)

مولانا محمدؐ نواز رح

کچھ ایسے بھی اٹھ جائیں گے اس بزم جہاں سے ـــــ تم ڈھونڈنے نکلو گے مگر پا نہ سکو گے

۱۷ر اپریل ۸۴ء کی شام کے ڈھلنے کے ساتھ ہی علم و عمل کا ایک ایسا درخشندہ آفتاب غروب ہو گیا۔ جس نے عمر بھر گمراہی و بدعات کے ہلاکت خیز طوفانوں میں دین ہدیٰ کی جوت جگائی۔ اس نے مقصد زیست کے حصول کے لئے ایک ایسا راستہ اختیار کیا جس پر چلنے سے فوز و فلاح انسان کا مقدر بن جاتی ہے وہ اس راستہ پر چل کر اپنے مقام تک پہنچ گیا مگر اس کے نقش پا کی تابندگی ہمیشہ راہروان حیات کو منزل کی عظمت کا پتہ دیتی رہیگی۔

اس نے علم، عمل، درویشی، فقر، مستقل مزاجی، دوربینی، متانت اور دیدہ دلیری کے حسین امتزاج سے اپنی سیرت کو اس انداز سے تشکیل دیا کہ اس کی زندگی تمام لواحقین کے لئے قابل رشک اور قابل تقلید نمونہ بن گئی۔

یہی وجہ ہے کہ مولانا محمد نواز کی وفات حسرت آیات پر ہر وہ صاحب فکر و نظر جو ان کے علوّ مرتبت سے واقف تھا اور ہر وہ شخص جسے ان سے کسی نہ کسی درجہ میں کسب فیض کا موقعہ ملا دل تھامے نظر آ رہا تھا۔ بہت سی آنکھیں پُرنم تھیں مگر ان سے کہیں زائد قلوب ایسے تھے جو ان کے غم فراق میں آنسو بہا رہے تھے۔ کیونکہ آج جس دَور سے ہم گذر رہے ہیں اس میں علم گھٹ گیا ہے اور وعظ بڑھ گیا ہے اور نام نہاد واعظین اتحاد سے زیادہ منافقت کا پرچار کر رہے ہیں۔ ایسے علماء و فضلاء کی تعداد بہت کم ہے جو اپنے عقائد پر مضبوطی سے قائم رہتے ہوئے مسلک اعتدال کو اپنائے ہوئے ہوں یا جو باطل نظریات کی تردید و بیخ کنی بھی ایسے انداز میں کرتے ہوں کہ ابلاغ حق کے ساتھ ساتھ کسی کے شیشۂ دل پہ بال بھی نہ آنے۔

مولانا محمد نواز کی یہ خصوصیت تھی کہ انہوں نے عمر بھر بدعات کے خلاف جہاد کیا اور مسلمان عوام کی عقائد کی اصلاح کی مگر اس کے باوجود کسی مخالف کو بھی ان کے انداز بیان سے شکوہ پیدا نہ ہو۔ فروعی اختلافات کے جھگڑوں سے ہٹ کر انہوں نے عوامی زندگی کی اصلاح کا بیڑا اٹھا رکھا تھا۔ یہ ان کا کمال تدبر اور مستقل مزاجی ہی تھی جس کی بناء پر انہوں نے ربع صدی سے زائد عرصہ ایک ہی مسجد میں گذار دیا اور کبھی سیم و زر اور شہرت کا لالچ نہ کیا بلکہ ہر دو سے گریزاں ہی رہے۔ وہ مفتی اعظم ہند مفتی کفایت اللہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے خاص تلامذہ میں سے تھے اپنی طبعی خوبیوں اور مفتی صاحب علیہ الرحمۃ کی صحبت نے ان کی شخصیت کو کندن بنا دیا تھا۔ مفتی صاحبؒ نے انہیں ایک نصیحت کی تھی کہ "بیٹا! شعبدہ بازی سے دور رہنا"۔ اور مولانا نواز صاحب نے اپنے عظیم استاذ کی اس نصیحت پر پورا پورا عمل کیا وہ اگر چاہتے تو ملک گیر شہرت کما سکتے تھے، بہت سی جائدادیں اور جاگیریں قائم کر سکتے تھے مگر انہوں نے ایسا نہ کیا بلکہ گوشہ گمنامی میں بیٹھ کر رشد و ہدایت کے چشمہ صافی سے عوام الناس کو فیضیاب کرتے رہے۔

ان کی اعتدال پسندی اور شرف متانت کی بنا پر انہیں ۱۹۷۷ء کی تحریک نفاذ نظام مصطفےٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) میں علماء کونسل سرگودھا کا قائد منتخب کیا گیا۔ اس کے علاوہ سرگودھا شہر میں جب کوئی مذہبی اختلاف رونما ہوا تو شہر کے صلح پسند طبقہ کی نظریں فوراً مولانا محمد نواز پر گڑ جایا کرتی تھیں۔ کیونکہ اختلافی معاملات میں ان کی ذات گرامی نقطہ اتحاد سمجھی جاتی تھی۔

انہوں نے مسلسل ۳۵ر۳۶ برس جامع مسجد نو گلی نزد ریلوے پھاٹک اسلامپورہ سرگودھا میں خطبہ جمعہ اور روزانہ درس قرآن دیا۔ ان کے خطبات کی سب سے بڑی خوبی یہ تھی کہ ان کی گفتگو متین اور طرز بیان دل نشین تھا ان کی تقاریر جمعہ جو ایسے احکام و مسائل کے بارے میں ہوتی تھیں جن سے انسان کو چوبیس گھنٹے کی زندگی میں واسطہ پڑتا ہے، نہایت اشتیاق و توجہ کے ساتھ سنی جاتی تھیں اور ان کا درس قرآن جہاں حکیمانہ اور عالمانہ تھا وہاں عمومی دلچسپی کی خصوصیات بھی رکھتا تھا۔ روحانی بیماریوں کے علاج کے ساتھ ساتھ جسمانی امراض کے بھی معالج خاص تھے۔ طبیہ کالج دہلی میں مسیح الملک حکیم اجمل خان مرحوم کے صاحبزادے جو خود حکیم حاذق تھے کے شاگرد رہے تھے اور عرصہ دراز سے اسلامپورہ سرگودھا میں "ملتانی دواخانہ" کے نام سے مطب کرتے تھے۔

ان کی زندگی اصلاح کرتے گذری۔ اصلاح خواہ روحانی عوارض کی ہو یا جسمانی عوارض کی وہ دونوں محاذوں پر ایک کامیاب مصلح تھے۔ ان کے مقدس وجود کے اٹھ جانے سے بالخصوص سرگودھا کی علمی فضا میں ایک زبردست خلا پیدا ہو گیا ہے اور وہ تمام لوگ جنہیں ان سے کسب فیض کا شرف حاصل تھا۔ ایک شفیق باپ سے محروم ہو گئے ہیں۔

ان کی یادگاروں میں جہاں ان کی اولاد، ان کے تلامذہ اور ان کی مسجد شامل ہیں وہاں عربی کی مشہور کتاب "عمدۃ الذخائر" کا اردو و فارسی ترجمہ بھی شامل ہے اس کا اردو ترجمہ پاکستان سے اور فارسی ترجمہ بغداد سے شائع ہو چکا ہے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے اعمال صالحہ کو قبول فرما کر ان کی قبر کو نور سے منوّر فرمائے ـــ

بقیہ • خواتین کا صفحہ

عبادت، مریض، جنازہ میں شرکت حج، عمرہ اور سرحد اسلامی کی حفاظت کی وجہ سے عورتوں پر فوقیت اور بازی لے گئے۔

آپؐ نے ارشاد فرمایا، تو واپس جا اور ان عورتوں سے کہہ دے کہ تمہارا اپنے شوہر کے لئے بناؤ سنگار کرنا یا حق شوہری ادا کرنا اور شوہر کی رضامندی کی کوشش کرتے رہنا اور اس کی مرضی کا اتباع کرنا یہ ان سب اعمال کے برابر ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا کتنا بڑا فضل اور کرم ہے کہ عورتیں گھر بیٹھے بٹھائے جمعہ جماعت وغیرہ جیسے نیک کاموں کا ثواب لے سکتی ہیں۔

اللہ تعالےٰ تمام بہنوں کو عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

خواتین کا صفحہ

لمحہ فکریہ برائے خواتین

انتظار حسین اسعد قادری

اِنَّمَا اَنَا لَکُمْ مِثْلُ الْوَالِدِ لِوَلَدِہٖ (مشکوٰۃ)
میں تمہارا ایسا مربّی ہوں جیسا باپ بیٹے کا مربّی ہوتا ہے۔

چنانچہ اسلام کے پانچوں اجزاء عقائد، عبادات، معاملات معاشرت، اخلاقیات ان میں سے کوئی ایک جز بھی ایسا نہیں جس کے متعلق آپؐ نے واضح ہدایات کے ذریعہ امّت کی رہنمائی نہ فرمائی ہو۔ اس کے باوجود آج مسلمان جتنا اپنے مذہب سے دُور اور ناآشنا ہوتا جا رہا ہے اس سے پہلے کبھی نہیں ہُوا تھا اور عورتیں تو اس معاملہ میں جتنی آگے بڑھتی جا رہی ہیں وہ ایسی چھپی ہوئی بات نہیں کہ جس کے بیان کی ضرورت ہو آزادی کے نام پر بے حیائی، بے حجابی، زناکاری وغیرہ جتنی بڑھتی جا رہی ہے اس کو دیکھ کر حمیّت وغیرت رکھنے والے ہر دین پسند مسلمان کا دل خون کے آنسو روتا ہے۔ ظاہر بات ہے جب ہماری اسلامی بہنوں کی یہ حالت ہو تو وہ مذہب کے نام سے کتنی بیگانہ اور دور ہوگی، اور اس کا اثر قوم کے نونہال اور معصوم بچّوں پر کتنا بُرا پڑے گا

ع
چو کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے غالباً اسی زمانہ کی عورتوں کے متعلق ارشاد فرمایا تھا:۔

"بہت سی عورتیں تو ایسی ہوں گی جو بظاہر تو کپڑے پہنے ہوئے ہوں گی مگر اس کے باوجود ننگی ہوں گی۔ (یعنی برائے نام کپڑا نظر آئے گا) اور اترا کر بدن کو مٹکاتے ہوئے چلیں گی اور (سر کے) بال اس طرح باندھیں گی جیسے اونٹ کا کوہان ہوتا ہے ایسی عورتیں جنت میں نہ جائیں گی بلکہ جنت کی خوشبو بھی ان کو نصیب نہ ہوگی"

اس سے اندازہ کریں کہ آپؐ کی یہ پیشین گوئی اس زمانے کی بہت سی پر صادق آ رہی ہے یا نہیں؟

اسی طرح عورتوں میں یہ مرض بھی بڑھتا جا رہا ہے کہ مردوں جیسا لباس پہننے لگی ہیں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:۔

"ایسے مرد پر خدا کی لعنت جو عورتوں جیسا لباس پہنے اور ایسی عورتوں پر خدا کی لعنت جو مردوں جیسا لباس پہنے (مشکوٰۃ)

آج کل یہ مرض عورتوں میں دن بہ دن بڑھ رہا ہے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے کسی نے یہ بات کہی کہ ایک عورت (مردانہ) جوتا پہنتی ہے تو آپؓ نے جواب دیا کہ حضورؐ نے ایسی عورت پر لعنت فرمائی ہے جو مردوں کا طریقہ اختیار کرے۔ (مشکوٰۃ)

مسلمان عورت آج کے اس پُرفتن اور پُرآشوب دور میں اسلام کی ہر اس تعلیم کو چھوڑتی جا رہی ہے جن کو اسلام نے اس کے لئے طرۂ امتیاز اور باعث افتخار قرار دیا تھا۔

اسلام نے عورت کے لئے پردہ کو زینت قرار دیا۔ اگر غور کریں تو واقعی بات یہ ہی ہے کہ اسلامی پردہ سے بہت سے مفاسد اور گناہوں کا دروازہ بند ہو جاتا ہے۔ حرام کاری اور زنا جیسے سخت گناہ بے پردگی اور بے حجابی کا نتیجہ ہیں۔ اسلام نے اس سے محفوظ رہنے کے لئے بہت سی احتیاطی تدابیر بتلائی ہیں۔ مثلاً قرآن پاک میں مردوں کو حکم دیا گیا کہ " آپؐ مسلمان مردوں سے کہہ دیجئے کہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں (پ ۱۸ ع ۱۰) بیان القرآن)

حدیث میں فرمایا گیا۔ آنکھ کا زنا نگاہ بازی ہے ــــ گویا نظر بد زنا کی پہلی سیڑھی ہے۔ اس لئے شریعت نے اس سے باز رہنے کے لئے بتلایا کہ اگر کسی اجنبیہ عورت پر پہلی مرتبہ نگاہ پڑ جائے تو وہ معاف ہے کیونکہ یہ نگاہ بلا ارادہ پڑی۔ دوسری مرتبہ اگر نگاہ ڈالی تو یہ گناہ اور آنکھ کا زنا ہے۔ کیونکہ یہ ارادہ سے ڈالی ہے اسی طرح عورت کو حکم دیا گیا ــــ اور مسلمان عورتوں سے فرما دیجئے کہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں۔ پ ۱۸ ع ۱۰ (بیان القرآن)

عورت کو اگر کسی غیر محرم سے بات کرنے کی مجبوراً ضرورت پڑ جائے تو اس کو حکم دیا گیا فرمایا "تم (غیر محرم لوگوں سے) بات کرنے میں نزاکت مت کرو کہ ایسے شخص کو خیال (فاسد) ہونے لگتا ہے جس کے دل میں خرابی ہے۔ (بیان القرآن)

عورت کا غیر محرم سے نزاکت اور نرمی کے ساتھ بات کرنا بھی زنا کی ایک سیڑھی ہے اس لئے شریعت نے اس سے بھی روکا دوسری آیت میں فرمایا ــــ اور جب تم ان سے کوئی چیز مانگو تو پردہ کے باہر سے مانگا کرو۔ یہ بات تمہارے دلوں کے پاک رہنے کا عمدہ ذریعہ ہے۔ (پ ۲۲ ع ۴)

اس آیت کریمہ میں پردہ کا حکم ہے کہ صحابہ کرامؓ، ازواج مطہرات کے سامنے نہ جائیں۔ کوئی چیز مانگنی ہو تو پردہ کے پیچھے سے مانگیں۔ جب ازواج مطہرات سے پردہ کرنے کا حکم ہُوا تو امّت کے لئے اس سے بھی زیادہ اس حکم پر عمل کرنا ضروری ہُوا۔ حج ایسی مقدس عبادت ہے لیکن اس میں بھی یہ شرط رکھ دی گئی کہ بغیر محرم حج کو نہ جائے۔

اس کے علاوہ قرآن کریم میں اور بہت سی آیتیں ہیں جن میں پردہ کے متعلق احکامات ہیں مگر یہاں پر ان سب کا بیان کرنا مقصود نہیں مقام کی مناسبت سے اس سلسلہ کی ایک حدیث بیان کرنا ضروری معلوم ہوتا ہے۔ جس سے پردہ کی اہمیت اور واضح ہو جاتی ہے۔

ایک خاتون ام حمید ساعدیہؓ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا یا رسول اللہ! میرا دل یہ چاہتا ہے کہ میں آپ کی اقتداء میں نماز پڑھا کروں۔ تو آپ نے جواب میں ارشاد فرمایا ــــ میں تمہارا منشار سمجھ گیا۔ مگر بات یہ ہے کہ تیری نماز گھر کی کوٹھڑی میں افضل ہے صحن میں پڑھنے سے، اور صحن میں نماز پڑھنا افضل ہے مسجد میں نماز پڑھنے سے (مسند احمد)

اس حدیث سے وہ عورتیں سبق حاصل کریں جو جلوسوں کی قیادت اور جلسوں میں بے باکی کے ساتھ تقریریں کرتی پھرتی ہیں۔ صحابہ کرامؓ کو حضرت عائشہ صدیقہؓ یا امہات المومنین سے اگر کسی حدیث کے متعلق کچھ دریافت کرنا ہوتا تو پردہ کے پیچھے سے جواب دیا کرتی تھیں۔ موجودہ دور کا مسلمان (معاذ اللہ) پردہ کو عورت کی ترقی میں رکاوٹ سمجھتا ہے جبکہ عقلاء وحکماء اسلام کے نزدیک بے حجابی اور بے پردگی ہی تمام مفاسد کی بنیاد ہے۔

آپؐ نے فرمایا۔ یعنی عورت

بلاشبہ ایک چھپی ہوئی چیز ہے جب وہ باہر نکلتی ہے تو شیطان اسے تاکتا ہے۔

موقع اور محل کی مناسبت سے یہاں جنت کی عورتوں کی سردار جگر گوشۂ رسولؐ حضرت فاطمہ رضؓ کی وفات کے وقت کی وصیت کا بیان کرنا ہماری اسلامی بہنوں کے لئے شاید بصیرت کا سبب ہو۔ اس لئے ہم اس کو جذب القلوب تالیف شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ سے درج کرتے ہیں۔ حضرت فاطمۃ الزہرا رضؓ کو رات میں دفن کیا گیا تاکہ اکثر لوگوں کو اس کی اطلاع نہ ہو۔

ایک روایت میں ہے کہ حضرت سیدہ رضؓ نے وفات کے وقت فرمایا کہ اس بات سے شرم کرتی ہوں کہ میرے جسم کو لوگوں کی موجودگی میں باہر لایا جائے؟ اور آپ نے وصیت فرمائی تھی۔ میرے مرنے کے بعد کسی کو میرے پاس نہ آنے دینا۔ اس وصیّت سے ہماری اسلامی بہنیں عبرت حاصل کریں کہ جگر گوشہ رسولؐ نے اپنی تدفین کو دن کے وقت اس لئے منع فرما دیا کہ لوگوں کی ان کے جنازہ پر نگاہ پڑے گی۔

ممکن ہے میری گذشتہ معروضات سے عورتیں مایوس ہو کر عمل میں اور سست ہو جائیں تو ان کی دلداری اور ہمت بڑھانے کے لئے چند حدیثیں اس سلسلہ میں بھی پیش کرتا ہوں۔

"حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو عورت پانچ وقت کی (فرض) نماز پڑھتی رہے اور رمضان کے ہر مہینہ کے روزے رکھ لیا کرے۔ اور اپنی آبرو کی حفاظت رکھے اور اپنے شوہر کی اطاعت کرے، تو ایسی عورت جنت میں جس دروازہ سے چاہے داخل ہو جائے۔

حدیث میں ہے کہ اسماء بنت یزید انصاریہ کی عورتوں نے حضور اقدس کی خدمت میں اپنا نمائندہ بنا کر بھیجا۔ انہوں نے خدمتِ اقدس میں عرض کیا یا رسول اللہ! میں عورتوں کی فرستادہ (نمائندہ) آپ کی خدمت میں حاضر ہوتی ہوں وہ کہتی ہیں کہ مرد جمعہ، جماعت،

(باقی ۱۹ پر)

بچوں کا صفحہ

در بدر بھیک مانگنے والے ہمیشہ فقیر اور تنگدست ہی رہتے ہیں

اسعد قادری

پیارے بچو! حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جس شخص کو فاقے کی نوبت آ جائے اور وہ اس کو لوگوں کے سامنے پیش کرے اس کا فاقہ بند نہ ہوگا اور جو شخص اپنے فاقے کو اللہ تعالیٰ پر پیش کرے اور اس سے درخواست کرے تو اللہ تعالیٰ جلد اس کو روزی عطا کرتے ہیں۔ جو شخص لوگوں سے سوال کرتا پھرے اس کا فاقہ بند نہ ہوگا۔ مطلب یہ ہے کہ ضرورت پوری نہ ہوگی۔ اگر آج ایک ضرورت کے لئے بھیک مانگی ہے اور وہ ضرورت کے اعتبار سے پوری ہوگی تو کل اس سے اہم کوئی ضرورت پیش آ جائے گی اور ضرورت بدستور باقی رہے گی اور اگر اللہ پاک کی بارگاہ میں ہاتھ پھیلاتے تو یہ ضرورت تو پوری ہو گی ہی دوسری ضرورت پیش نہ آئے گی۔ اور اگر آئی تو اس کا انتظام مالک ساتھ ہی کر دے گا۔

ایک بار حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے چند باتیں قسم کھا کر ارشاد فرمائیں ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ جو شخص لوگوں سے مانگنے کا دروازہ کھولے گا اللہ تعالیٰ اس پر فقر کا دروازہ کھولتے ہیں یہی وجہ ہے کہ در بدر بھیک مانگنے والے ہمیشہ فقیر ہی رہتے ہیں — جب دینے والا وہ ہے تو اس کے آگے ہاتھ پھیلانا چاہئے۔ وہ اپنی ہر مخلوق کو رزق دیتا ہے —— کرد ایک قبیلہ کا نام ہے اس میں ایک شخص ڈاکو مشہور تھا وہ اپنا قصّہ بیان کرتا ہے کہ میں ساتھیوں کی ایک جماعت کے ساتھ ڈاکہ کے لئے جا رہا تھا، راستہ میں ہم ایک جگہ بیٹھے تھے وہاں ہم نے دیکھا کہ کھجور کے تین درخت ہیں۔ دو پر تو خوب پھل آ رہا ہے اور ایک بالکل خشک ہے اور ایک چڑیا بار بار آتی ہے اور پھل دار درختوں پر سے تر و تازہ کھجور اپنی چونچ میں لے کر اس خشک درخت پر جاتی ہے۔ ہمیں یہ کچھ دیکھ کر تعجب ہوا میں نے دس مرتبہ اس چڑیا کو لے جاتے دیکھا تو مجھے خیال ہوا کہ اس پر چڑھ کر دیکھوں کہ یہ چڑیا اس کھجور کو کیا کرتی ہے میں نے اس درخت کی چوٹی پر دیکھا کہ وہاں ایک اندھا سانپ منہ کھولے پڑا ہے اور یہ چڑیا وہ تر و تازہ کھجور اس کے منہ میں منہ میں ڈال دیتی ہے مجھے دیکھ کر اس قدر عبرت ہوئی کہ میں رونے لگا۔ میں نے کہا میرے مولا! یہ سانپ جس کے مارنے کا حکم تیرے نبیؐ نے دیا۔ جب یہ اندھا ہو گیا تو تُو نے اس کو روزی پہنچانے کے لئے چڑیا کو مقرر کر دیا۔ اور میں تیرا بندہ تیری توحید کا اقرار کرنے والا تُو نے مجھے لوگوں کو لوٹنے پر لگا دیا — اس کہنے پر میرے دل میں یہ ڈالا گیا کہ میرا دروازہ توبہ کے لئے کھلا ہوا ہے۔ میں نے اسی وقت اپنی تلوار توڑ دی جو لوگوں کو لوٹنے میں کام دیتی تھی اور اپنے پر خاک ڈالتا ہوا درگزر درگزر چلانے لگا۔ مجھے غیب سے آواز آئی۔ کہ ہم نے درگزر کر دیا۔ تمام ڈاکو لوٹا ہوا مال وہیں چھوڑ کر احرام باندھ کر مکّہ کے ارادہ سے

چل دئے۔ تین دن چل کر ایک گاؤں میں پہنچے تو ایک اندھی بڑھیا ملی۔ اس نے ڈاکوؤں سے کہا تمہارا نام کیا ہے اور کہا کہ تم میں اس نام کا کوئی کُردی ہے۔ لوگوں نے کہا کہ ہے۔ اس نے کچھ کپڑے نکالے اور یہ کہا کہ تین دن ہوئے، میرا لڑکا مر گیا اس نے یہ کپڑے چھوڑے۔ میں تین دن سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھ رہی ہوں۔ آپؐ فرماتے ہیں کہ اس کے کپڑے فلاں کُردی کو دے دو۔

وہ کُردی کہتے ہیں کہ وہ کپڑے میں نے لے لئے اور ہم سب نے ان کو پہنا۔

عزیز بچو! اس قصے میں دونوں باتیں قابل عبرت ہیں۔ ایک تو اندھے سانپ کی روزی کا اللہ پاک کی طرف سے سامان اور دوسرے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے کپڑوں کا عطیہ!

اسلام کا پیغام

صلح و امن و صبر و تسلیم و رضا دیتا ہوں میں
جو یہ جوہر لے اُسے انساں بنا دیتا ہوں میں

نوعِ انساں سے محبت کی اگر ہے آرزو
دیدۂ پُرنم دلِ درد آشنا دیتا ہوں میں

آہ! کیا تھے اور اب کیا ہو گئے افسوس ہے
اپنی صورت دیکھ لو تم! آئینا دیتا ہوں میں

قافلے والو! پھرو گے کب تک آخر در بدر
اس طرف آؤ کہ منزل کا پتا دیتا ہوں میں

تھک گئے سب، ہو چکا بیمار روحوں کا علاج
دیکھئے اب اپنے دامن کی ہوا دیتا ہوں میں

جس جگہ دامن کے ذرّوں کو جھٹک دوں ایک بار
اس زمیں کا گوشہ گوشہ جگمگا دیتا ہوں میں

میرے لطفِ رنگ و بو سے آشنا ہے پھول پھول
کانٹے کانٹے کو بہاروں میں چھپا دیتا ہوں میں

آج بھی ہیں میری محرابوں میں ضو افگن چراغ
آج بھی ظلمت فریبوں کو ضیا دیتا ہوں میں

آج بھی فرعون ہے فرعون کے ساحر بھی ہیں
کون بنتا ہے کلیم اس کو عصا دیتا ہوں میں

نامِ حق کس طرح ہوتا ہے زمانے میں بلند
دیکھ لے تجھ کو حدیثِ کربلا دیتا ہوں میں

سر جھکا دیتا ہے جب اُس ایک کے در پر کوئی
اُس کے در پر سارے عالم کو جھکا دیتا ہوں میں

امین گیلانی

تعارف و تبصرہ

تبصرہ کے لئے ہر کتاب کی دو جلدیں دفتر میں ضرور بھیجئے — مدیر

تصوّف کی حقیقت

حضرت حافظ ضامن شہید قدس اللہ سرہٗ العزیز کے خانوادۂ علم و معرفت کے ایک صاحبِ علم و فضل بزرگ محترم ثناء الحق صاحب صدیقی کی یہ کتاب پہلے بھی چھپ چکی ہے۔ اب نظر ثانی شدہ ایڈیشن متعدد اضافوں کے ساتھ سامنے آیا ہے جو پہلے کے مقابلہ میں کئی اعتبار سے زیادہ وقیع ہے۔

اخلاص فی العبادت اور احسان دین اسلام کا اہم ترین حصہ اور اس کے مختلف شعبہ ہائے حیات کا ایک شعبہ ہے صحابہ کرام علیہم الرضوان سے لے کر ہر دور کے مخلصین تک میں یہ خوبی بطریق اتم موجود تھی، لیکن ستم یہ ہے کہ بعض لوگوں نے شریعت کی پابندیوں سے گلو خلاصی کرانے اور آزاد روی کے جذبہ سے تصوف کے نام پر ایک مستقل فتنہ کی بنیاد ڈال دی۔ خانقاہی نظام کو اس طرح مرتّب کیا گیا خاص طور پر اس دور میں کہ گویا اس کا دین سے کوئی تعلق نہیں، ہر بے عقیدہ بے عمل، فاسق و فاجر اور ننگ دھڑنگ انسان صوفی قرار پایا۔ الحاد و باطنیت اور تشیّع کی کمین گاہیں اسی راستہ سے پیدا ہوئیں —— تزکیہ و احسان کے قرآنی و حدیثی حقائق اس آندھی میں بہنے اور ڈوبنے لگے۔ ردِ عمل کی تحاریک نے دل کی دنیا کا سرے سے انکار کرنا شروع کر دیا۔

یہ کتاب اسی پس منظر میں لکھی گئی۔ مصنف کو اصرار ہے اور وہ بالکل بجا ہے کہ ہر معاملہ میں انہی اصطلاحات کا سہارا لیا جائے جو ہمارے بنیادی سرچشموں قرآن و حدیث سے ثابت ہیں اور انہی کو مشعل راہ بنایا جائے۔ داستان گو قسم کے لوگوں کی گھڑی ہوئی حکایات سے گریز کیا جائے اور اربابِ احسان کو عمل و کردار کی کسوٹی پر پرکھا جائے۔ کتاب کے آخری حصوں میں بعض نامور اکابر کی تحریرات اس کی تائید میں پیش کر کے ثابت کیا گیا ہے کہ اصل تزکیہ و احسان کیا ہے؟

فی الحقیقت یہ کتاب لائق مطالعہ اور غایت درجہ رہنما کتاب ہے جس کی قدر افزائی ضروری ہے، ادارہ دانش و حکمت ڈی ۱۳ بلاک جی نارتھ ناظم آباد کراچی کی شائع شدہ یہ کتاب مبلغ ۸ روپے میں پاک اکیڈیمی دکان ۲۲ مسجد باب الاسلام آرام باغ کراچی سے حاصل کریں۔

تعلیم المتعلّم، طریق التعلّم

عربی زبان کا یہ نہایت خوبصورت رسالہ ازہر کے ایک فاضل استاذ احمد سعد علی کی تصحیح سے چھپا۔ اصل رسالہ فقہ حنفی کی معروف کتاب ہدایہ کے مصنف کے اس شاگرد رشید کے قلم سے ہے جسے الامام برہان الاسلام کے نام سے یاد کیا جاتا ہے، اور جو زرنوجی کے عرف سے مشہور تھے موصوف نے حقائق کے دریا میں غوطہ زن ہو کر موتی فراہم کئے۔ اور ان سے یہ مالا تیار کی۔

امر واقعہ ہے کہ انہوں نے

(باقی ۱۷ پر)

طبی مشورے

براہ راست جواب کے خواہشمند حضرات جوابی لفافہ ضرور بھیجیں۔

حکیم آزاد شیرازی شیرانوالہ گیٹ لاہور ۸

ضعفِ دماغ، تقطیر البول

س : میری قوت حافظہ کمزور ہے۔ اور دماغ میں گرمی محسوس کرتا ہوں۔ براہ کرم کوئی اچھا سا نسخہ بتائیں۔

(ب) مثانے میں گرمی اور کمزوری ہے۔ پیشاب کرنے کے بعد گھنٹہ بھر تک وقفہ کے ساتھ پیشاب کے قطرے آتے رہتے ہیں جس سے کپڑے ناپاک ہو جاتے ہیں اور نماز پڑھنے سے قاصر رہتا ہوں قبض کی شکایت رہتی ہے۔

(محمد اطہر زمان، پیچپا وطنی)

ج۔ (ا) مغز بادام گیارہ عدد، سونف ا تولہ، الائچی خورد ۵ عدد، مرچ سیاہ ۵ عدد — روزانہ صبح سویرے ان چیزوں کو ڈنڈے کونڈے میں گھوٹ کر ایک گلاس پانی یا دودھ ملا کر چینی ملا کر پی لیا کریں۔ انشاء اللہ صحت ہوگی۔

(ب) پیشاب کے قطرات کے لئے ہماری دواتی مروارید ی ۳ منگوا کر استعمال کریں، انشاء اللہ فائدہ ہوگا۔ قبض کے لئے روزانہ رات سوتے وقت ست اسبغول جسے چھلکا اسبغول کہتے ہیں۔ ا تولہ لے کر دودھ کے ساتھ کھا لیا کریں، انشاء اللہ صحت ہوگی۔

دُبلاپن

س : بندہ بہت دُبلا پتلا ہے۔ جی چاہتا ہے قدرے موٹا ہو جاؤں۔ آپ ایسا خوردنی نسخہ تحریر فرمائیں۔ جو بنانے میں آسان ہو۔

(عبدالرحمٰن رحیمی، بندر روڈ کراچی ۱)

ج : آپ گرمی کے موسم میں موٹاپا حاصل کرنے کی کوشش نہ فرمائیں البتہ موسم سرما یعنی ستمبر کے مہینے سے یہ آسان خوراکی نسخہ متواتر چھ مہینے استعمال کریں — انشاء اللہ دبلاپن دُور ہو جائیگا۔ صبح و شام ایک ایک پراٹھا دیسی گھی کا آدھ سیر دودھ میں بھگو دیں اور کھایا کریں۔ سالن، مرچیں گوشت وغیرہ ترک کر دیں۔

بالوں کی سفیدی

س : میری عمر سترہ برس ہے لیکن سر کے بال سفید ہونے لگے ہیں۔ بہت سے حکیموں سے علاج کرایا۔ لیکن شفا نہ پائی۔ دماغ بھی کافی کمزور ہے — مہربانی کر کے کوئی اچھا سا نسخہ بتائیں۔ محمد حسین ساجد، منڈی حاصل پور

ج : سر پر ہر قسم کے صابن کا استعمال ترک کر دیں۔ آملہ خشک ا تولہ رات کو کسی لوہے کے برتن میں پاؤ بھر پانی میں بھگو دیں۔ اور جوش دیں۔ پاؤ بھر پانی رہ جائے تو اس میں سیر بھر خالص سرسوں کا تیل ملا کر دھیمی آنچ پر رکھ دیں حتیٰ کہ آملہ جل جائیں، پانی خشک ہو جائے۔ یہ تیل چھان کر بوتل میں رکھ لیں۔ علاوہ ازیں صبح و شام کسی دیوار کا سہارا لے کر سر نیچے اور ٹانگیں اوپر دیوار کے ساتھ لگا دیں۔ یہ ورزش جتنی دیر تک بآسانی کر سکیں روزانہ صبح و شام کریں۔ دماغی کمزوری کے لئے ہماری دوائی مغز [illegible] منگوا کر استعمال کریں انشاء اللہ صحت ہو گی۔

بقیہ : احادیث الرسولؐ

معذرت طلب کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت کر دیتا ہے بشرطیکہ وہ ظلم سے محصول لینے والا نہ ہو۔ جادو کر کے غیب کی خبریں بتلانے والا (جیسے آج کل فال والے اور ناجائز عملیات والے کرتے ہیں) تحریف یعنی ہاتھوں کے خطوط یا دیگر آثار دیکھ کر بتلانے والا نہ ہو۔ اے خدا! اے داؤد کو پالنے والے! تو ان سب کی مغفرت فرما دے جو تجھ سے اس رات میں مغفرت چاہیں اور استغفار کریں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس شب میں بجز نجومی، کینہ پرور، شرابی، ماں باپ کے نافرمان، حرام کاری پر جمے رہنے کے سب کی مغفرت کر دیتا ہے۔

ان احادیث سے مندرجہ ذیل اعمال مسنون ثابت ہو رہے ہیں۔

۱۔ رات جاگ نماز پڑھنا اور ذکر و تلاوت میں مشغول رہنا۔

۲۔ اللہ تعالیٰ سے مغفرت اور عافیت اور اپنے مقاصد دارین کی دعا مانگنا (۳) اس رات کو کبھی کبھی تنہا قبرستان میں جانا اور مُردوں کے لئے دعا و استغفار کرنا (۴) اس کی صبح یعنی پندرھویں کے دن کو روزہ رکھنا۔

شب برأت کی محدثات بصورت عبادات

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ مَیں نے پندرھویں شب کو دیکھا کہ حضورؐ نے کھڑے ہو کر ۱۴ رکعتیں پڑھیں۔ فارغ ہولے کے بعد آپ بیٹھ گئے۔ پھر آپ نے سورہ فاتحہ ۱۴ مرتبہ پڑھی اور سورہ اخلاص ۱۴ مرتبہ اور معوذتین ۱۴، ۱۴ مرتبہ اور آیت الکرسی ایک مرتبہ اور آیت لقد جاءکم رسول من انفسکم آخر تک پڑھی۔ جب آپؐ اس سے فارغ ہوگئے تو مَیں نے آپؐ سے اس کے متعلق پوچھا تو آپؐ نے فرمایا جو شخص اس طرح نماز پڑھے جس طرح مَیں نے پڑھی تو بیس مقبول حج اور بیس سال کے مقبول روزوں کا ثواب ملے گا۔ اور اگر اس رات کو صبح کو روزہ رکھے گا دو سال کے روزوں کا ایک سال گذشتہ اور ایک سال آئندہ کا ثواب ملے گا۔

شب برأت کی ناقدری

افسوس کہ جس طرح شریعت کا کوئی کام بھی ہماری دستبرد سے محفوظ نہ رہ سکا اور ہم نے ہر کام میں اپنی طرف سے کمی بیشی کر کے اصل حقیقت ہی کو گم کر دیا۔ یہی سلوک ہم نے شب برأت کے ساتھ کیا اور اس میں اپنی طرف سے محدثات و بدعات کا تو اختراع کیا ہی ہے جس کا اہتمام اس قدر شد و مد کے ساتھ کیا جاتا ہے کہ جو اصل کام ہیں ان کی طرف التفات ہی نہیں ہوتی پھر ہر جگہ کی اختراعات اس قدر مختلف اور کثیر ہیں۔ کہ ان کا استقصا اور شمار ہی مشکل ہے کہیں شب برأت کے نام سے حلوے مانڈے کئے جاتے ہیں کہیں چراغاں ہوتے ہیں اور کہیں مسلمانوں کی ٹولیاں بن بن کر بازاروں میں گشت کرتی ہیں اور گا بجا کر اس درجہ مسرّت کا اظہار کرتی ہیں گویا یہ کوئی میلہ ہے۔ کہیں آتش بازی پر ہزاروں روپے برباد کئے جاتے ہیں کہیں ناچ گانے ہو رہے ہیں اور کہیں رقص و سرود کی محفلیں برپا ہیں۔

ہمیں چاہئے تو تھا کہ اس گرانقدر رات کی برکات سے بہرہ ور ہونے کی کوشش کرنے اور سرورِ دو جہاں (صلی اللہ علیہ وسلم) کے اسوہ حسنہ کو مشعل راہ بنانے۔

فرمایا جو اس شب میں چار رکعت نفل پڑھے ہر رکعت میں بعد الحمد کے سورۂ اخلاص پچاس بار پڑھے اللہ تعالیٰ اس کے پچاس برس کے گناہ معاف فرما دیں۔

جو اس رات کو سَو رکعت نماز نفل پڑھے اور بعد الحمد کے

(باقی ۷ پر)